عورت کی شخصیت اور اس کے حقوق

کے بارے میں استاد شہیدمطہری سے ۱۱۰ سؤال

فہرست

فہرست ٢

مقدمہ ١٨

سوال1: جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ اسلامی سماج میں عورت اچھے خاصے حقوق سے بہرہ مند ہے ، مہربانی ہوگی اگر مرد او رعورت کے حقوق کی برابری کے سلسلہ میں تھوڑی وضاحت پیش کریں گے؟ ٣٠

سوال 2- : مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ مغربی سماجی تحریکوں میں کونسی چیزیں بنیادی محور قرار پائیں؟ ٣٢

سوال 3-:مہربانی کرکے تحریک آزادئ عورت کے پیش قدم حضرات کی رائے بیان کریں اور نیز یہ کہ کیا وہ لوگ مرد اورعورت کے حقوق کی برابری کے قائل تھے؟ ٣٣

سوال -4: مہربانی کرکے مرد اور عورت کے مشترکہ صفات کوبیان فرمائیں اور کیا مرد اورعورت کی طبیعت (سرشت) ایک جیسی ہے؟ ٣٤

سوال 5- دور حاضر میں "عورت کی آزادی" کا مسئلہ کیا صنعتی انقلاب کے اثرات میں سے شمار ہوگا یا یہ کہ دوسرے عوامل اس مسئلہ میں دخیل ہیں؟ ٣٤

سوال 6: کیا آپ کی نظر میں عورت کی قدرتی و فطری حالت کومد نظر رکھا جانا چاہئے یا نہیں؟ اگر ہاں! تو کیا یہ بات اس کے حقوق کی پائمالی کا سبب تو نہیں بنتی؟ ٣٦

سوال 7: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ "سماج اور گھر میں عورت کے حقوقی نظام" پر کیوں دوبارہ تحقیق اورغور و خوض کرنے کی ضرورت ہے؟ ۳۷

سوال 8: مہربانی کرکے اس سلسلہ میں قرآن کی رائے بیان فرمائیں کہ کیا اس میں حقوق نسواں کا تذکرہ ہے کہ نہیں؟ ۳۸

سوال 9:- مہربانی کرکے یہ فرمائیں کے کہ کیا سیمینار، کانفرنس اور جلسات وغیرہ منعقد کرنے سے حقوق نسواں کے مشکلات حل ہو جائیں گے؟ ۳۹

سوال 10:- مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ اس وقت جب کہ مغربی تمدن پیشرفت اور ترقی کی راہ پر ہے ، کیا انھوں نے اپنے سماج میں حقوق نسواں کی مشکل کو حل کردیا ہے یا یہ کہ وہ لوگ نئے اور سنجیدہ مشکلات سے روبرو ہوئے ہیں؟ ۳۹

سوال 11:- مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ گھریلو نظام کے سست ہو جانے اور اس میں فساد کا عنصر داخل ہوجانے کا عورت کی آزادی سے کوئی تعلق ہے یا دوسرے اسباب وعوامل اس امر میں اپنا کردار نبھا رہے ہیں؟ ۴۰

سوال 12:- مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا ہم حقوق نسواں جیسے گھریلو مسائل کو سماج میں بجلی جیسی مشکلات کی طرح حل کر سکتے ہیں یا اس سلسلہ میں دوسرے راہ حل بھی موجود ہیں؟ ۴۱

سوال 13:- مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا وہ قوانین کہ جن میں اسلام کی دخالت نہیں ہے، قانونیت رکھتے ہیں اور کیا ہر ملک کا قانون اس کے لئے مقدس نہیں ہے؟ ۴۲

سوال 14:- مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ مذہبی احکام و قوانین پر عمل پیرا ہونے سے کیا حقوق نسواں کے مسئلہ میں ہماری بنیادی مشکل حل ہوسکتی ہے؟ ٤٣

سوال15:- مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ دیوانی قانون(CIVIL LAW) کتنے بند پر مشتمل ہے اور کس حرکت سے شروع ہوتا ہے؟ ٤٤

سوال 16:- مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ بند نمبر ١٠٣٤ کس چیز سے متعلق ہے اور کیا ان تعبیروں کے اثرات مثبت ہیں یا منفی؟ ٤٥

سوال 17:- مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ شادی کے لحاظ سے مرد اور عورت کی فطرت اور سرشت کیا ہے؟ یعنی ان میں سے ہر ایک میں کون سی صفت پائی جاتی ہے؟ ٤٧

سوال 18:- مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا دیوانی قانون میں مرد کوعورت کے خریدار کے طور پر پیش کیا گیا ہے؟ ٤٨

سوال 19:- مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ ہم کس طرح گھریلو نظام کے تعادل اور توازن کو برقرار رکھ سکتے ہیں کہ جہاں مرد او رعورت میں سے کسی کو بھی برتری حاصل نہ ہو؟ ٤٩

سوال 20:- بعض افراد اور بعض سماجوں نے عورت اور حقوق نسواں کے مسئلہ میں ہم پر حملے کئے ہیں تو کیا یہ اعتراضات ہمیں ہماری راہ کو جاری رکھنے سے روک سکتے ہیں یا نہیں؟ ٥٠

سوال 21:۔ دائمی شادی   یا عارضی شادی   (متعہ) سے متعلق اسلام کیا نظر ہے؟ ۵۱

سوال 22:۔ عارضی شادی (متعہ) کے بارے میں آپ کا کیا نظریہ ہے؟ کیا یہ ایک طرح سے آزادی نہیں ہے؟ ۵۱

سوال 23:۔ آپ کی نظر میں دائمی شادی کے ہوتے ہوئے کیا وقتی شادی کی ضرورت ہے یا نہیں؟ ۵۲

سوال24:۔ کیا آپ کی نظر میں ہمارے جوانوں کو سولہ یا اٹھارہ سال کی عمر میں ہی شادی کرنی چاہئے؟ اگر ایسا نہیں ہے تو جنسی ضرورتوں کو کس طرح پورا کیا جا سکے گا؟ ۵۳

سوال: 25:۔ اگر ہم عارضی شادی کو "ایک دوسری راہ" کے طور پر دیکھیں گے تو کیا یہ راستہ ہمارے جوانوں کی جنسی ضروریات اور مشکلات کو دو رکرسکتا ہے کہ نہیں؟ ۵۵

سوال 26:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ اگر ایک مرد اور عورت آپس میں شادی کرنا چاہتے ہیں تو کیا وہ مزید اطمینان کی خاطر ایک مختصر مدت ایک دوسرے کے ساتھ گذار سکتے ہیں؟ ۵۵

سوال27:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا شہوت کے بارے میں بحث کرنا یا اس کا اظہار کرنا صحیح ہے کہ نہیں؟ ۵۶

سوال28:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ آیا دائمی شادی تمام جنسی مشکلات کوحل کر سکتی ہے اورایسی صورت میں کیا سماج جوانوں کی تمام ضروریات کو پورا کر سکتا ہے؟ ۵۶

سوال29:- مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ شادی کن بنیادوں پر استوار ہونی چاہئے؟ اور کیا اس کے بعد بھی عارضی شادی کی ضرورت ہوگی یا نہیں؟ ٥٧

سوال 30:- مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ کیا عارضی شادی (متعہ) ایک طرح سے عورت کی بے احترامی نہیں ہے؟ ٥٨

سوال 31:- مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا دائمی اور عارضی شادی میں کوئی فرق بھی ہے کہ نہیں؟ ٥٨

سوال 32:- مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ نکاح منقطع(متعہ) کی کس طرح مذمت کی جائے؟ ٥٩

سوال 33:- مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ نکاح منقطع (متعہ) بچوں کے لئے نامناسب آشیانہ کیوں ہے؟ ٥٩

سوال 34:- مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ دائمی اور عارضی شادی میں اولاد رکھنے کا مسئلہ کس طرح ہے؟ کیا دونوں طرف آزاد ہیں کہ نہیں؟ ٦٠

سوال 35:- مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا اسلام اولاد کی پیدائش میں مانع بننے کا موافق ہے یا مخالف؟ اور اگر نطفہ منعقد ہوجائے تو اس وقت کیا کیاجائے؟ ٦٠

سوال 36:- مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ نکاح منقطع(متعہ) کی کیا خصوصیات ہیں اور کیاان عوامل و اسباب کی رعایت ہونی چاہئے یا نہیں؟ ٦١

سوال38:- حرم سرا (طوائف خانہ) کے بارے میں آپ کی کیارائے ہے؟ ٦١

سوال 38:- مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ عارضی شادی (متعہ) کو جائز سمجھنا طوائف خانوں کی تشکیل کو جائز سمجھنے کے برابرہے؟ ٦٢

سوال 39:- مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ طوائف خانوں کی تشکیل کا اصلی سبب سماجی انصاف کا فقدان ہے یا تقویٰ اور پاکدامنی کی کمی؟ ٦٢

سوال 40:- مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ یہ طوائف خانے کس طرح ختم ہو سکتے ہیں؟ ٦٣

سوال 41:- مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا دوسرے آسمانی ادیان نے بھی شہوت رانی اور ہوس بازی کی مخالفت کی ہے یا نہیں؟ ٦٤

سوال 42:- مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ انسان کی خواہشات کے سلسلہ میں اسلام کیا کہتا ہے؟ کیا خواہشات کو پورا کیا جانا چاہئے یا کنٹرول کرنا چاہئے؟ ٦٤

سوال 43:- مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا دور حاضر میں بھی طوائف خانے موجود ہیں اور اگر نہیں ہیں تو کس چیز سے عورت کی قدر و قیمت اور احترام بڑھ گیا ہے؟ ٦٥

سوال 44:- مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ عارضی شادی (متعہ) کو کونسی فقہ جائز سمجھتی ہے اور کون لوگ اسے جائز نہیں مانتے؟ ٦٦

سوال 45:۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ بعض لوگ اس سنت سے کیوں منع کرتے ہیں؟ کیا ان کا یہ کام شرعی جواز رکھتا ہے؟ ٦٦

سوال 46:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ ائمہ طاہرین علیہم السلام کے درمیان متعہ کا مسئلہ کس قدر رائج تھا اور کیا انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس سنت کو جاری کیا کہ نہیں؟ ٦٧

سوال 47:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ متعہ کا قانون کن افراد کے لئے بنایا گیا ہے؟ کیا ہر مرد متعہ کر سکتا ہے؟ ٦٨

سوال 48:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ اگر متعہ ہر زمانہ میں رائج ہوتا تو کیا یہ "زنا" کے مسئلہ پر کچھ تاثیر ڈالتا یا یہ کہ کوئی اور اتفاق پیش آجاتا؟ ٦٩

سوال 49:۔ مہربانی کرکے باپ کے اپنے فرزندوں پر مالکانہ حقوق کے سلسلہ میں وضاحت کریں کہ آیا لڑکی اپنی شادی کے سلسلہ میں خود ہی فیصلہ کرنے کا اختیار رکھتی ہے یا یہ کہ پورا اختیار باپ کو ہے؟ ٦٩

سوال 50:۔ "نکاح شغار" کیا ہے اور کیا اسلام میں اس کی کوئی حیثیت ہے؟ ٧٠

سوال 51:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا اسلام میں حقوق نسواں صرف اس کے استقلال اور آزادی کی حد تک ہی ہے یا نہیں؟ ٧٠

سوال 52:۔ مہربانی کرکے اسلام اور دوسری سر زمینوں خاص کر مغربی ممالک میں دئے جانے والے حقوق نسواں کے درمیان فرق کو واضح کریں۔ ۷۱

سوال 53:۔ مہربانی کرکے ایران سے باہر اس نئی تحریک کے بارے میں کچھ بتائیں کہ کیا اس تحریک کا نتیجہ فساد کی صورت میں سامنے آیا ہے یا یہ کہ اس کے دوسرے نتائج بھی نکلے ہیں؟ ۷۲

سوال 54:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ اگر اسلام کے دائرے میں حقوق نسواں کی تحریک چلانے کا پروگرام ہو تو یہ تحریک کس طرح کی ہونی چاہئے؟ یعنی کیا اس میں نفسانی خواہشات کا عمل دخل ہونا چاہئے کہ نہیں؟ ۷۳

سوال 55:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا دین اسلام میں لڑکا اور لڑکی مالی اور معاشی اعتبار سے مستقل اور خود مختار ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں تو ان کے ساتھ کیسا سلوک ہونا چاہئے؟ ۷۳

سوال 56:۔ مہربانی کرکے اس مسئلہ کی وضاحت کریں کہ آیا شادی کے سلسلہ میں بیٹیوں کو اپنے باپ کی اجازت ضروری ہے؟ اور کیا دوسری شادیوں میں بھی اس اجازت کی ضرورت ہوتی ہے کہ نہیں؟ ۷٤

سوال 57:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ اگر بیٹی کی شادی کے لئے باپ کی اجازت ضروری ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوا کہ عقل کے اعتبار سے بیٹی کو مشکل در پیش ہے؟ یا نہیں کسی دوسرے مسئلہ کی وجہ سے یہ احتیاط رکھی گئی ہے؟۷۵

سوال 58- مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا محبت اور شہوت، مرد اور عورت کے اندر ایک جیسی مقدار میں پائے جاتے ہیں؟ ٧٦

سوال 59:- مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ وہ سب نکاح جو لڑکیوں کے بالغ ہونے سے پہلے ہی پڑھے جاتے ہیں، صحیح ہیں یا باطل؟ اور ان کی علت کیا ہے؟ ٧٧

سوال 60:- مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ کیا مذہب کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ یکساں اور یکنواخت ہو اور اس کی شکل و صورت ہمیشہ ایک جیسی ہو؟ ٧٨

سوال 61:- مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ کس دین نے لوگوں کی زندگی میں سب سے زیادہ مداخلت کی ہے؟ اور کیا یہ مداخلت ان کے فائدے میں تھی یا نقصان میں؟ ٧٨

سوال 62:- مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ اسلام کے زندہ اور جاوید دین ہونے کااثبات سب کے لئے واضح ہے یا نہیں، صرف ہم ہی لوگ اس نتیجہ پر پہونچے ہیں؟ ٧٩

سوال 63:- مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا دنیا کے قوانین اس کے مرکبات کی طرح ہمیشہ تبدیلی اور تکامل کی حالت میں ہیں یا کہ ثابت ہیں اور بغیر کسی تبدیلی کے آخر تک ایسے ہی رہیں گے؟ ٨٠

سوال 64:- مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا دین مقدس اسلام نے سماجی یا انفرادی ثابت ضرورتوں کی قدر و قیمت کا پاس رکھا ہے یا نہیں اس سلسلہ میں کوئی خاص کام اس نے انجام نہیں دیا ہے؟ ٨١

سوال 65:- مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا ہر وہ تبدیلی جو زمانہ میں واقع ہوتی ہے، پیشرفت اور ترقی کا ذریعہ ہے یا نہیں بلکہ عین ممکن ہے کہ اس کی وجہ سے فساد اور لاابالی وجود میں آئے گی؟ ۸۱

سوال 66:- جیسا کہ آپ خود جانتے ہیں کہ زمانہ بدلتی ترقی اور تکامل کی حالت میں ہے اور یہ تبدیلیاں فساد کے وجود میں آنے کا سبب بنی ہیں۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ اس تکامل اور تبدیلی کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہئے؟ ۸۲

سوال 67:- مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا دین اسلام ہر دور اور ہر زمانے کے ساتھ ہماہنگ ہے اور کیا اس میں ترقی و تکامل کی ضرورت نہیں ہے؟ ۸۳

سوال 68:- مہربانی کرکے زمانے کے تقاضوں کی ذرا وضاحت فرمائیں کہ آیا یہ تبدیلیاں انسانوں اور حیوانوں کے لئے یکساں اور برابر ہیں یا ان میں آپس میں فرق ہے؟ ۸٤

سوال 70:- مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ کیا انسان اپنا پسندیدہ راستہ انتخاب کرنے میں آزاد ہے اور کیا ایسی صورت میں وہ خطا و غلطی سے محفوظ رہ پائے گا؟ ۸۵

سوال 71:- مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ انسان ترقی و پیشرفت کی راہ پر گامزن ہو اور اسے کسی خرابی کا کوئی اندیشہ یا خطرہ بھی نہ ہو؟ ۸٦

سوال 72:- مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ اگر کوئی شخص یہ کوشش کرے کہ اپنی زندگی کی گاڑی اپنے علم و دانش کی طاقت پر آگے لے چلے تو کیا وہ کسی بیماری یا مشکل میں

تو نہیں پھنسے گا یا یہ کہ آخر تک وہ بغیر کسی زحمت کے آگے بڑھ جائے گا؟ ٨٦

سوال 73:- مہربانی کرکے دین کے بارے میں جامد او رجاہل کا تصور اور ان کے درمیان فرق کو واضح کریں؟ ٨٧

سوال 74:- مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ علم اور دین کے درمیان تضاد کی فکر کن چیزوں سے پیدا ہوئی؟ ٨٨

سوال 75:- مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ بعض لوگ کیوں یہ سوچتے ہیں کہ زندگی کے تمام امور دینی حدود میں داخل ہیں اور کیا اس طرح کی بات صحیح ہے کہ نہیں؟ ٨٨

سوال 76:- مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ بے خبری اورعلم و دین کے درمیان تضاد کی فکر کس طرح وجود میں آتی ہے؟ ٨٩

سوال 77:- مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ مسلمانوں کوتوجہ دلانے اور انہیں اسلام کے صحیح راستہ پر لگانے کے لئے قرآن نے کون سی مثال بیان کی ہے؟ ٨٩

سوال 78:- مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ علم و سائنس کی ترقی کس حد تک انسان کے فائدے میں ہے اور کیا یہ ترقی علم و سائنس کا ناجائز استعمال تو نہیں ہے؟ ٩٠

سوال 79:- مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ کیا لوگوں کے گھریلو حقوق بھی بیرونی نظام کے مطابق بدل جانے چاہئیں، یعنی کیا ہمیں بیسویں صدی عیسوی کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ جانا چاہئے؟ ٩١

سوال 80:- مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ کیا اسلام جیسے مقدس دین نے ظاہری شکل و صورت کو بھی اہمیت دی ہے یا صرف زندگی کے ہدف، روح اور حقیقت کو ہی اپنی توجہ کا مرکز بنایا ہے؟ ۹۱

سوال 81:- مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ اسلام کس طرح سائنس وٹیکنالوجی کی ترقی اور تہذیب و تمدن کی توسیع کے ساتھ ہماہنگ ہوسکتاہے؟ ۹۲

سوال 82:- مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ کیا اسلام نے انسان کے سفر کی حفاظت کی خاطر کوئی نشان یا علامت رکھی ہے تاکہ چلنے والے کو صحیح یا غلط راستہ کا پتہ چل سکے؟ ۹۲

سوال 83:- مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا معلومات کی وسعت ابزار و وسائل کے مکمل ہونے کا سبب بنتے ہیں یا نہیں، ان دونوں میں آپس میں فرق ہے؟ ۹۳

سوال 84:- مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ سماج اور نفسیات کے سلسلہ میں انسان متغیر کا سہارا لےیا ثابت کا؟ ۹٤

سوال 85:- مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا اسلام نے انسان کی بدلتی (متغیر) ضرورتوں کے بارے میں کچھ سوچا ہے؟ ۹٤

سوال 86:- مہربانی کرکے قاعدہ "اہم و مہم" کے بارے میں تھوڑی وضاحت کریں کہ آیا یہ قاعدہ ہمارے فائدے میں ہے یا نقصان میں؟ ۹۵

سوال 87:- مہربانی کرکے "قواعد حاکمہ" کے بارے میں بتائیں اور یہ کہ کیا اسلام میں ان قواعد کو ویٹو کا حق حاصل ہے یا نہیں؟ ۹٦

سوال 88:۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ کیا اسلام میں اجتہاد کا عنصر اسلام کے فائدے میں ہے یا نہیں؟ اور کیا ایسی بات کہنا صحیح ہے؟؟ ۹۶

سوال 89:۔ مہربانی کرکے اسلام کے کلی اصولوں کے بارے میں بتائیں کہ کیا وہ زمانے کے تقاضوں کے ساتھ تبدیل ہوتے ہیں یا ثابت رہتے ہیں؟ اور اسلام اس بارے میں کون سا راہ حل پیش کرتا ہے؟ ۹۷

سوال 90:۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ کیا اجتہاد صرف دینی مسائل پر بحث کرتا ہے یا تمام دیگرمسائل اس میں شامل ہوتے ہیں؟ ۹۸

سوال 91:۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ اسلام نے مرد اورعورت کے گھریلو حقوق کے سلسلہ میں کون سا فلسفہ اختیار کر رکھا ہے؟ ۹۸

سوال 92:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا قرآن نے مرد اور عورت کے لئے ایک جیسے حقوق مد نظر رکھے ہیں یا نہیں؟ ۹۹

سوال93:۔ مرد اور عورت کی سرشت اور فطرت کے بارے میں قرآن کریم کی کیا رائے ہے؟ اور کیا عورتوں کی فطرت، مردوں سے مختلف ہے؟ ۹۹

سوال94:۔ کیا آخرت کی جزا، مرد اور عورت کی جنسیت کے اعتبار سے مختلف ہوگی یا نہیں؟ ۱۰۰

سوال 95:۔ مرد اور عورت کی ایک دوسرے پر برتری اور فضیلت کے سلسلہ میں اسلام کی کیا رائے ہے اور کیا یہ برتری تقریب الٰہی کے لئے ہے یا نہیں؟ ۱۰۱

سوال 96:۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ عورت کو چاہنے اور اس کے ساتھ محبت کرنے کے بارے میں اسلام کی کیا رائے ہے؟ ۱۰۲

سوال 97:۔ مہربانی کر کے یہ فرمائیں کہ یہ بات کہ عورت، مرد کے لئے پیدا کی گئی ہے، کس حد تک صحیح ہے؟ اسلام اس بارے میں کیا کہتا ہے؟ ۱۰۲

سوال 98:۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ کیا ایسا ہے کہ چونکہ مرد اور عورت کی طبیعت اور فطرت میں تفاوت ہے، لہٰذا ان کے حقوق بھی مختلف ہونے چاہئیں؟ ۱۰۳

سوال 99:۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ اسلام نے ذاتی اور تخلیقی امور میں کس چیز کی طرف توجہ دی ہے؟ ۱۰٤

سوال 100:۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ کیا انسانیت کو زیادہ اخلاق کی ضرورت ہے یاحقوق کی؟ ۱۰٤

سوال 101:۔ مہربانی کرکے عدالت و انصاف کی حقیقت اورحقوق کی اصالت کے بارے میں وضاحت فرمائیں؟ ۱۰۵

سوال 102:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا انسانی حقوق کے اعلامیہ کا مضمون قراردادی امور میں سے ہے یا ذاتی اور ناقابل سلب؟ ۱۰۵

سوال 103:- مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ انسانی حقوق کا اعلامیہ کیا ہے اور یہ کب شائع ہوا؟ ١٠٦

سوال 104:- مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا کسی کے ذاتی حقوق دوسرے شخص سے بڑھ کراور برتر ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ ١٠٦

سوال 105:- مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ آزادی، صلح و صفا اور عدالت و انصاف کی بنیاد کس چیز میں ہے؟ ١٠٧

سوال 106:- مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ انسان کی سب سے بڑی تمنا کیا ہے؟ اور کیااس کے لئے کوئی اقدام کیا گیا ہے کہ نہیں؟ ١٠٨

سوال 107:- مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ یہ سب ناقابل سلب حقوق کس طرح انسان کے اندر پیداہو سکتے ہیں؟ ١٠٨

سوال 108:- مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ انسانی حقوق کے اعلامیہ نے کس اصول پر بنیادی زوردیا ہے؟ ١٠٨

سوال 109:- مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ کچھ مغربی فلسفوں کے نظریہ کے مطابق، کیا انسان کا بنیادی محرک اور عامل اقتصاد اور معیشت ہے یا کوئی دوسری چیز؟ ١٠٩

سوال 110:- مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ آج ہمیں کس بنیادی مسئلہ کا سامنا ہے؟ انسان کیوں اپنے آپ کو بھول گیا ہے؟ ١١٠

کتاب سے متعلق سوالات ١١١

جواب نامه ERROR! BOOKMARK NOT DEFINED.

مقدمہ

ما قبل تاریخ اور گذشتہ امتوں کے درمیان عورت کی زندگی کو ان کی آج کی زندگی سے مقابلہ نہیں کیا جاسکتا ہے البتہ یہ بات قابل ذکر ہے کہ آج ایران میں عورتیں بہترین طریقے سے اپنی زندگی، کام کاج اور روز مرہ کی سرگرمیوں میں مشغول ہیں اور مسلمان عورتوں کا غیر مسلم عورتوں سے قطعاً مقابلہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔

ان کی گذشتہ زندگی کے لئے بس یہی ایک نکتہ کہنے کے لئے کافی ہے کہ یہ عورتیں صرف مردوں کی شہوت کی پیاس بجھانے کے لئے استعمال کی جاتی تھیں اور معاشرہ میں وہ کسی بھی طرح کی دخالت نہیں کر سکتی تھیں حتی کہ بعض لوگوں کا خیال یہ تھا کہ عورتیں، مردوں کی خدمت کے لئے پیدا کی گئی ہیں اور ان کا کہنا یہ تھا کہ عورتوں کا وجود، مردوں کے وجود سے وابستہ ہے۔ در حقیقت ہر کوئی اپنے قبیلہ کے آئین اور رسم و رواج کے مطابق عورتوں کے ساتھ سلوک کرتا تھا، یہاں تک کہ بعض قبائل میں اپنی عورتوں کو دوسرے کے ہاتھ بیچنے کا بھی رواج پایا جاتا تھا۔

مثلا عرب لوگ عورتوں کے لئے کسی بھی احترام یا استقلال کے قائل نہ تھے حتی کہ عورتیں میراث سے محروم کی جاتی تھیں اور مرد لوگ بے شمار عورتوں

سے بہرہ مندہ ہونے کے قائل تھے، مختصر یہ کہ متعدد بیویوں کا رواج عام تھا اور در حقیقت عورتوں کو حیوانوں کا درجہ دیا جاتا تھا، ایک ذلیل اور پست درجہ کہ جہاں ہر کام میں اس کے بدلے فیصلہ لیا جاتا تھا۔

لیکن اسلام جیسے مقدس اور آفاقی دین میں مرد و عورت کو برابر کا درجہ دیا جاتا ہے اور عورت، مرد ہی کی طرح ایک مکمل انسان کی حیثیت رکھتی ہے اور پروردگار عالم نے مردو عورت کو اس طرح پیدا کیاہے کہ دونوں ایک دوسرے کے بغیر تکامل کی منزلیں طے نہیں کر سکتے ہیں۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ (حجرات/۱۳)

انسانو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور پھر تم میں شاخیں اور قبیلے قرار دیئے ہیں تاکہ آپس میں ایک دوسرے کو پہچان سکو بیشک تم میں سے خدا کے نزدیک زیادہ محترم وہی ہے جو زیادہ پرہیزگارہے ۔

انسانو! اس پروردگار سے ڈرو جس نے تم سب کو ایک نفس سے پیدا کیا ہے اور اس کا جوڑا بھی اسی کی جنس سے پیدا کیا ہے اور پھر دونوں سے بکثرت مرد وعورت دنیا میں پھیلا دیئے ہیں اور اس خدا سے

بھی ڈرو جس کے ذریعہ ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قرابتداروں کی بے تعلقی سے بھی- اللہ تم سب کے اعمال کا نگراں ہے

مذکورہ بالا آیت کے تناظر میں خلقت کے اعتبار سے مرد اور عورت ایک جیسے ہیں اور فضیلت اور برتری کا معیار اسلام کی نظر میں صرف اور صرف تقویٰ اور پرہیزگاری ہے اور اس کے علاوہ کسی کوبھی دوسرے پر کوئی امتیاز نہیں ہے-

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ دوران جاہلیت میں عورتوں کے ساتھ جو سلوک ہوتا تھا، اس کی مذمت میں قرآن یوں کہتا ہے:

وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُہم بِالْأُنثَىٰ ظَلَّ وَجْہہ مُسْوَدًّا وَّہوَ كَظِيمٌ o يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِن سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ ۚ أَيُمْسِكُهُ عَلَىٰ هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ ۗ أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ .

(نحل/۵۹ و ۵۸)

اور جب خود ان میں سے کسی کو لڑکی کی بشارت دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ خون کے گھونٹ پینے لگتا ہےقوم سے منہ چُھپاتا ہے کہ بہت بری خبر سنائی گئی ہے اب اس کی ذلت سمیت زندہ رکھے یا خاک میں ملادے یقینا یہ لوگ بہت برا فیصلہ کررہے ہیں-

اسلام نے اجتماعی معاملات میں اعمال و کردار کے لحاظ سے مرداور عورت کے درمیان برابری کی نسبت برقرار رکھی ہے اور اس کا صاف اور واضح مطلب یہ ہے کہ مرد او رعورت کے حقوق ایک جیسے ہیں اور عورت فکر اور ارادے کے لحاظ سے مرد کی برابر کی شریک ہے اور اگر بعض ممالک میں عورتیں اس درجہ تک پہونچ سکی ہیں تو وہ صرف دین مقدس اسلام کی برکت و نعمت سے ہے اور بس! حالیہ برسوں میں بعض ممالک کی غیر مسلم عورتیں اس نتیجہ پر پہونچی ہیں کہ اگر انہیں اپنی حقیقی منزلت کو حاصل کرنا ہے تو انہیں اسلام قبول کرنا چاہئے اور اسی کے احکام و دستورات پر عمل پیرا ہونا چاہئے حالانکہ مغربی ممالک میں ابھی بھی عورتوں کو صرف ایک وسیلہ اور ابزار کے طور پر جانا جاتا ہے اور وہ لوگ ان کے لئے کسی بھی فضیلت اور برتری کے قائل نہیں ہیں۔

عورت کی شخصیت کے سلسلہ میں کافی روایتیں نقل ہوئی ہیں:

مرحوم شیخ کلینی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث نقل کی ہے کہ جس میں وہ فرماتے ہیں: "مجھے تمہای اس دنیا سے صرف دوچیزیں پسند ہیں ایک عطر و خوشبو ہے اور دوسری عورت" اسی طرح کتاب "مکارم الاخلاق" میں آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل ہوا ہے کہ: "عورتوں کو چاہنا پیغمبروں کے اخلاق میں سے ہے۔

حضرت علی علیہ السلام کا نہج البلاغہ میں فرمان ہے کہ:

"عورتوں کو اذیت نہ پہنچاؤ اگرچہ وہ تمہیں گالیاں بھی دیدیں اور تمہارے حاکموں اور آقاؤں کوبرابھلا بھی کہیں کیونکہ عورتیں نفس اور عقل کے لحاظ سے کمزور ہوتی ہیں۔

دین مبین اسلام نے عورتوں کو ایسے ایسے حقوق دئے ہیں کہ جو اس سے پہلے کسی بھی قوم و ملت اور دین و مذہب نے انہیں نہ دئے تھے اور اس کی سادہ سی مثالیں مہر کی تعیین، ارتدادی سزاؤں میں رعایت، جہاد ابتدائی کا واجب نہ ہونا وغیرہ ہیں۔

ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں مشرف ہوا اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ کیا میں ماں کا زیادہ احترام کروں یا باپ کا؟

تو رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: "اپنی ماں کا زیادہ احترام کرو" اور اسی جملہ کوتین بار دہرایا اور چوتھی بار فرمایا: "اپنے باپ کا"

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ بات عورت کے مقام و منزلت کی نشاندہی کرتی ہے۔

دین اسلام کی رو سے مرد کی طرح عورت پر بھی شرعی تکالیف اور آداب پر عمل پیرا ہونا واجب ہے لیکن اگر ہم عورت کی آزادی کی بات کرتے ہیں تو یہ بات جاننا ضروری ہے کہ مسلمان عورت کوان احکام و قوانین کی پابندی ضروری ہے کہ جو خدا اور اس کے پاک نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے بنائے ہیں۔ عورتوں کی بغیر کسی قید و شرط کی آزادی وہی چیز ہے جو مغربی دنیا نے عورتوں کے لئے قرار دی ہے تاکہ وہ لوگ عورتوں سے بہرہ مند ہو سکیں اور در حقیقت عورتوں سے ناجائز فائدہ اٹھائیں اور اس آزادی کے بدلے میں پاکدامنی ، عفت، حیا ، شرف اور پاکی کو ان سے چھین لیا ہے اور آج ہم اس آشفتہ حالت کو عالم مغرب میں خوب آسانی سے مشاہدہ کر سکتے ہیں البتہ بہت سے مغربی متفکر بھی اسی نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ عورتیں صرف دین مبین اسلام کے سایہ ہی میں اپنی پاکیزگی، شرافت اور پاکدامنی کی حفاظت کر سکتے ہیں۔اسلام نے عورت کی سماجی حیثیت اور مقام کوگرانے کے بجائے بہت بلند کردیا ہے اور انسانی حقوق اور حقوق نسواں کے دعویداروں کے برخلاف قرآن نے یورپی قوانین سے کہیں زیادہ بہتر

وراثتی حقوق کو عورتوں سے مختص کردیا ہے لہٰذا اپنی بات کو ہم یہاں پر پھر ایک بار دہرا سکتے ہیں کہ اسلام نے عورت کے مقام و منزلت کو بہت اونچا کردیا ہے اور اس کی شخصیت کوگرانے کے الزام سے بری ہے اور نہ صرف یہ کہ اسلام نے عورت کے مقام اور اس کی شخصیت کو اونچا کردیا ہے بلکہ اسلام ہی وہ پہلا دین ہے کہ جس نے عورت کو یہ سارے حقوق عطا کئے ہیں کیونکہ اس سے پہلے آنے والے تمام ادیان و مکاتب اور امتوں نے عورتوں کےساتھ بدی کی ہے۔[1]

لہٰذا گذشتہ امتوں کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہی ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ عورتیں ہمیشہ مردوں کے ظلم و ستم کی نشانہ بنی رہی ہیں اور "مرد" کی جنسیت کو ہمیشہ "عورت" کی جنسیت پر فوقیت اور برتری دی گئی ہے۔

دور حاضر میں بھی مرد و عورت کے حقوق کی برابری کی باتیں سنائی دے رہی ہیں لیکن عملی اعتبار سے ایسا نہیں ہے اور عورتوں کا اکثر و بیشتر ٹیلیویژن پر ایڈ ورٹائزمنٹ کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے یا اس کی وحشیانہ مثال جاہلیت کا وہ زمانہ ہے کہ جب عورتوں کوزندہ زندہ دفنا دیاجاتا تھا اور ایسے وقت میں یہ اسلام ہی تھا کہ جس نے اس افسوس

---

[1] نکاتی از شخصیت اسلامی زن، فصل آزادی بہ شیوۂ غربی سید محمد باقر مالی

ناک حالت کا خاتمہ کےا اورعورتوں کے لئے انسانےت اور احترام کا تحفہ لاےا۔

اسلام ، عورت کو مرد ہی کی جنس مےں سے شمار کرتا ہے اور آواز دےتا ہے کہ مرد اور عورت اےک ہی جنس سے پےدا کئے گئے ہےں اور اےک دوسرے کے ساتھ مل کر وہ دونوں تکامل اور ترقی کی منزلےں طے کرسکتے ہےں:

يَا أَيُّها النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْها زَوْجَها وَبَثَّ مِنْهمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَّنِسَاءً [2]

ترجمہ: اے لوگو! پروردگار سے ڈرو، اس نے تمہےں اےک ہی نفس سے پےدا کےا ہے اور پھر اس سے اس کی بےوی کو پےدا کےا ہے اور ان دونوں سے پھر بہت سارے مرد اور عورتےں پےدا کی ہےں۔

در حقےقت اگر ہم مرد و عورت کے حقوق کی برابری کی تلاش مےں ہےں تو ہمےں قرآن کرےم کے اس فرمان کی طرف رجوع کرنا چاہئے کہ جس مےں وہ کہتا ہے:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً ۖ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ [3]

---

[2] . نساء/۱

[3] نحل/۹۷.

ترجمہ: مرد وعورت مےں سے جو بھی شخص کوئی نےک کام انجام دے اور وہ مومن بھی ہو تو ہم اسے نےک اور پاک زندگی عطا کرےں گے اورانھےں ان کے سب سے نےک اور پاکےزہ کاموں کے بدلے اجر عظےم عطا کرےں گے۔

اسلام نے جاہلےت کی رواےتوں کے خلاف جد و جہد کی اورعورتوں کے حقوق کو انھےں واپس پلٹا دےا۔

خدا وند کرےم مرد اور عورت کو اےک دوسرے کے لئے لباس قرار دےتے ہوئے فرماتا ہے کہ:

هن لباس لكم وانتم لباس لهن [٤]

عورتےں تم مردوں کے لئے لباس ہےں اور تم مرد لوگ عورتوں کے لئے لباس ہو۔

عورتوں کے ےہ حقوق معاشرہ مےں بھی اس طرح سمو دےئے گئے ہےں کہ وہ مناسب اور موزوں مشغلوں مےں شرکت بھی کر سکتی ہےں اور اس طرح وہ مردوں کے برابر کے حقوق سے بہرہ مند ہےں۔ ہم مثال کے طور پر آئےن زرتشت مےں عورتوں کے حقوقی احکام کی طرف اشارہ کرنا چاہےں گے:

---

[٤] . سورہ بقرہ/ ١٧٨

اس آئ‌ی‌ن کے مطابق مرد لوگ عورتوں کے مال و متاع پر ولای‌ت رکھتے ہ‌ی‌ں۔ عورت کو اپنے شوہر ک‌ی اجازت کے بغ‌ی‌ر اپنے مال کو ہ‌ی ہاتھ لگانے کا اخت‌ی‌ار نہ‌ی‌ں ہے۔ ازدواجی قانون کے مطابق عورت صرف حقوق‌ی شخص‌ی‌ت ک‌ی مالک ہے اور قانون‌ی دستاو‌ی‌ز کے ذر‌ی‌عہ اپنے شوہر کو اپنے مال کا شر‌ی‌ک بنا سکت‌ی ہے اور ا‌ی‌س‌ی صورت م‌ی‌ں عورت کو اپنے شوہر کے تمام اموال م‌ی‌ں تصرف کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔

اگر کوئ‌ی مرد اس دن‌ی‌ا سے چلا جاتا تو اس ک‌ی ب‌ی‌و‌ی ‌ی‌ا ب‌ی‌ٹ‌ی کو اس کے نزد‌ی‌ک تر‌ی‌ن فرد کو د‌ی‌د‌ی‌تے آئ‌ی‌ن زردتشت م‌ی‌ں اخت‌ی‌ار‌ی طلاق کا وجود ہ‌ی نہ‌ی‌ں ہے۔ اس آئ‌ی‌ن کے مطابق چار چ‌ی‌ز‌ی‌ں طلاق کا باعث بن سکت‌ی ہ‌ی‌ں .ہشن کے مادہ ٣٤ م‌ی‌ں اس طرح درج ہے کہ:

١۔ جب عورت اپنے شوہر کے بستر کو اٹھا کر لے جائے اور اسے بے رسم‌ی کردے۔

٢۔ جب عورت کے خف‌ی‌ہ دشمن ہوں اور شوہر کو ‌ی‌ہ بات معلوم نہ ہو۔

٣۔ جب عورت کوئ‌ی جادو کرلے ‌ی‌ا جادو س‌ی‌کھ لے۔

٤۔ جب عورت بانجھ ہو اور اس کی کوئی اولاد نہ ہو۔[5]

لیکن اسلام کی رو سے مرد کی طرح عورت بھی انسانی حقوق واقدار کی مالک ہے۔

*— پیدائش کے اعتبار سے عورتیں، مردوں کے برابر ہیں اور اس کے علاوہ مندرجہ ذیل امور کی طرف بھی اشارہ کرنا مناسب ہے کہ:

۱. مرد اور عورت ایک ہی ماں باپ سے وجود میں آئے ہیں۔

۲. مرد اورعورت ایک ہی نفس سے بنے ہیں۔

۳. مرد اور عورت جنس آدم سے پیدا کئے گئے ہیں۔

٤. مرد اور عورت ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں۔

*— مرد اور عورتیں انسانی کمالات کو حاصل کرنے میں بھی برابر ہیں:

۱۔ دونوں پاک و پاکیزہ زندگی (حیات طیبہ) کے مالک ہو سکتے ہیں۔

۲۔ دونوں اپنے اعمال اور کردار کے ذریعہ جنت میں داخل ہو سکتے ہیں۔

---

[5] و تاریخ ادیان و مذاہب جہان، (۱) عبد الله مبلغی آبادانی

۳۔ دونوں پروردگار عالم کی نعمتوں سے بہرہ مند ہو سکتے ہیں۔

٤۔ دونوں پروردگار عالم کی رزق و روٹی کے حقدار ہو سکتے ہیں۔

٥۔ دونوں نیک اور صالح اعمال انجام دے سکتے ہیں۔

*ـــــ مرد اورعورت جزا و سزا میں بھی مساوی ہیں:

(۱) دونوں جنت کی نعمتوں سے مالا مال ہو سکتے ہیں۔

(۲) دونوں جہنم کے بھڑکتے شعلوں میں جل سکتے ہیں۔

وغیرہ وغیرہ

اس وقت بھی عورتیں حکومت، قضاوت (عدلیہ) اور فوج کے علاوہ تمام کاموں میں مردوں کا ہاتھ بٹا سکتی ہیں۔

ہم نے اس کتاب میں عورت کے حقوق اور اس کی شخصیت کے بارے میں بحث چھیڑی ہے اور اپنے سوالوں کا جواب حضرت آیۃ اللہ شہید استاد مطہری سے پوچھا ہے واضح رہے کہ ان تمام سوالوں کا جواب آیۃ اللہ شہید استاد مطہری کی کتاب "اسلام میں عورت کے حقوق کانظام" سے نکالا گیا ہے۔

سوال۱: جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ اسلامی سماج میں عورت اچھے خاصے حقوق سے بہرہ مند ہے ، مہربانی ہوگی اگر مرد او رعورت کے حقوق کی برابری کے سلسلہ میں تھوڑی وضاحت پیش کریں گے؟

جواب: عصری تقاضوں کے تحت ہمیں بہت سارے مسائل کو دوبارہ کھنگالنے کی ضرورت ہے اور گذشتہ بحثوں اور نتائج پر اکتفا کرنا کافی نہیں ہے "گھریلو وظائف اور حقوق کا نظام" بھی ان ہی جیسے مسائل میں سے ایک ہے۔

دور حاضر میں کچھ علل و اسباب کہ جن کی طرف میں بعد میں اشارہ کروں گا، کی بنیاد پر کچھ ایسا فرض کیاگیا ہے کہ اس سلسلہ کا بنیادی مسئلہ عورت کی "آزادی" اور "مرد کے ساتھ اس کے حقوق کی برابری" ہے اور بقیہ سارے مسائل انہیں دو مسائل کی شاخیں ہیں۔

لیکن ہماری نظر میں جو "گھریلو نظام" سے متعلق بنیادی مسئلہ ہے وہ یہ ہے کہ آیا "گھریلو نظام"

دوسرے تمام سماجی نظاموں کے مقابلہ میں ایک مستقل نظام ہے اور یہ اپنا مخصوص معیار و منطق رکھتا ہے جو دوسرے تمام سماجی نظاموں کے معیار وں اور منطقوں سے الگ ہے یا نہیں! ان دونوں سماجی نظاموں کے درمیان آپس میں کوئی تفاوت اور فرق نہیں ہے اور اس نظام پر بھی وہی منطق اور وہی معیار حکم فرما ہے جو دوسرے تمام نظاموں پر حکم فرما ہے۔؟

اس شک و تذبذب کی اصلی جڑ ایک طرف تو اس نظام کے دو بنیادی ارکان کا دو مختلف جنس کا ہونا ہے اور دوسری طرف سے والدین اور اولاد کا یکے بعد دیگرے ہونے کا تسلسل ہے۔

نظام خلقت نے اس گھریلو نظام کے اعضاء کو غیر یکساں، نامشابہ اور مختلف کیفیتوں اور حالتوں کے ساتھ قرار دیا ہے۔

"گھریلو نظام" ایک قدرتی قراردادی نظام ہے یعنی اوسط درجہ کا ایک ایسا نظام کہ جو فطری اور قدرتی سماج (جیسے شہد کی مکھیوں یا چیونٹیوں کا سماج کہ جہاں حقوق اور قوانین کی سرپیچی اور نافرمانی ممکن نہیں ہے) اور قرار داری سماج (جیسے انسانوں کاترقی یافتہ (civilized) سماج کہ جہاں قدرتی اور فطری پہلو کم نظر آتا ہے) کے بینا بین ہے۔

سوال ۲۔ : مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ مغربی سماجی تحریکوں میں کونسی چیزیں بنیادی محور قرار پائیں؟

جواب :۔انیسویں صدی عیسوی کے اواخر اور بیسویں صدی عیسوی کے اوائل تک جب بھی انسانی حقوق کی بات ہوتی یا عملی طور پر کوئی اور اقدام ہوتا تو حکومتوں کے مقابلے میں محروم اقوام اور طبقہ کے حقوق یا اربابوں اور مالکو ں کے مقابلے میں مزدور اور زحمت کش افراد کے حقوق کی بات چھڑ جاتی تھی۔ بیسویں صدی عیسوی میں مردکے حقوق کے مقابلہ میں عورت کے حقوق کا مسئلہ سامنے آیا اور پہلی بار اقوام متحدہ کی طرف سے عالمی انسانی حقوق کے اعلانیہ میں مرد اورعورت کے حقوق کی برابری کا صراحتاً اعلان کیا گیا۔

سترہویں صدی عیسوی سے لے کر موجودہ صدی تک تمام مغربی سماجی تحریکوں میں دو چیزیں مرکز و محور قرار پائیں کہ ایک "آزادی" ہے اور دوسری "برابری"۔ اور چونکہ مغرب میں حقوق نسواں کی تحریک تمام تحریکوں سے ملی جڑی تھی اور یہ کہ برابری اور آزادی کے لحاظ سے یورپ میں حقوق نسواں کی تاریخ کا باب غیر معمولی طور پر سیاہ تھا ، لہٰذا اس سلسلہ میں آزادی اور برابری کے علاوہ کوئی اور بات سامنے نہ آئی۔

سوال ۳۔:مہربانی کرکے تحریک آزادیٔ عورت کے پیش قدم حضرات کی رائے بیان کریں اور نیز یہ کہ کیا وہ لوگ مرد اورعورت کے حقوق کی برابری کے قائل تھے؟

جواب: اس تحریک کے پیش قدم لوگ عورت کی آزادی اور مرد کے ساتھ اس کے حقوق کی برابری کو انسانی حقوق کی تحریک کا اٹوٹ حصہ مانتے تھے اور اس بات کے مدعی تھے کہ عورت کی آزادی اور مرد کے ساتھ اس کے حقوق کی برابری کو حاصل کئے بغیر انسانی حقوق اور آزادی کی بات کرنا بے معنی ہے۔

اس کے علاوہ تمام گھریلو مشکلات عورت کی عدم آزادی اور مرد کے ساتھ اس کے حقوق کی نابرابری کی وجہ سے ہیں او راگر یہ مسئلہ حل ہو جائے تو تمام گھریلو مشکلات حل ہو جائیں گے۔ اس تحریک میں اس چیز کو فراموشی میں ڈال دیا گیا ہے کہ جسے ہم نے "گھریلو حقوق کے نظام میں ایک بنیادی مسئلہ" کا نام دیا ہے ، یعنی یہ کہ کیا یہ نظام قدرتی طور پر ایک مستقل نظام ہے کہ جس کی منطق اور اس کا معیار دوسرے سماجی اداروں سے بالکل الگ تھلگ ہے یا نہیں! ، اور جس چیز نے لوگوں کے ذہنوں کو مشغول کر رکھا تھا وہ وہی "آزادی" اور مردوں کے مقابلہ میں عورتوں کے" حقوق کی برابری " کا مسئلہ تھا۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہا جائے کہ حقوق نسواں کے سلسلہ میں

صرف "انسان کے قدرتی ، فطری اور ناقابل سلب حقوق" کی بات پر بحث تھی اور بس!

سوال ۔٤: مہربانی کرکے مرد اور عورت کے مشترکہ صفات کوبیان فرمائیں اور کیا مرد اورعورت کی طبیعت (سرشت) ایک جیسی ہے؟

جواب: ۔ عورت ایک انسان ہونے کے ناطے ایک آزاد مخلوق ہے اور اس لحاظ سے مساوی حقوق کی مالک ہے لیکن عورت اپنی ایک مخصوص کیفیت اور منفرد صفات والی انسان ہے اور مرد ایک دوسری کیفیت اور صفات کا مالک انسان ہے۔ مرد اور عورت ، انسانیت کے لحاظ سے برابر ہیں لیکن دو طرح کے انسان ہیں جو الگ الگ خصلتوں اور نفسیات کے حامل ہیں اور یہ اختلاف جغرافیائی، تاریخی یا سماجی عوامل و اسباب کی بنا پر نہیں ہے بلکہ یہ اختلاف خلقت ہی میں مد نظر رکھا گیا ہے اور یہ اختلاف او ردہری طبیعت کسی خاص ہدف و مقصد کے تحت بنائی گئی ہے اور اس طبیعت اور فطرت کے خلاف کوئی بھی عمل ، ناگوار اثرات کا حامل ہوگا۔

سوال ٥۔ دور حاضر میں ''عورت کی آزادی'' کا مسئلہ کیا صنعتی انقلاب کے اثرات میں سے شمار ہوگا یا یہ کہ دوسرے عوامل اس مسئلہ میں دخیل ہیں؟

جواب:۔ ویل ڈورنٹ اپنی کتاب "فلسفہ کی لذات" کی نویں فصل میں ارسطو ، نیچہ، شوپن ہاور اور دیگر

یہودی مقدس کتابوں سے عورت سے متعلق کچھ حقارت آمیز نظریات کو نقل کرنے کے بعد اور اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ فرانس کے انقلا ب میں باوجود اس کے کہ "عورت کی آزادی" کا مسئلہ ہی پیش پیش تھا لیکن عملی طور پر کوئی تبدیلی دیکھنے میں نہیں آئی ، کہتے ہیں کہ: "تقریباً ۱۹۰۰ ء تک بہت ہی مشکل سے عورت کے کچھ حقوق ہوتے تھے کہ جہاں مرد کو قانونی اعتبار سے اس کا احترام کرنا پڑتا تھا۔ "اس کے بعد بیسویں صدی عیسوی میں عورتوں کے حالات میں تبدیلی آنے کے وجوہات کے بارے میں بحث کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ: " عورت کی آزادی، صنعتی اختلاف کے اثرات میں سے ہی ہے" اور اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہتے ہیں : "مزدور عورتیں سستی ہوتی تھیں اور ٹھیکیدار لوگ انہیں سرکش اور گراں قیمت مزدور مردوں پر ترجیح دیتے تھے۔ ایک صدی پہلے برطانیہ میں مزدور مردوں کے لئے کام ڈھونڈنا بہت مشکل ہوا کرتا تھا لیکن اعلانات اور اشتہارات انہیں ان کے بچوں اور ان کی عورتوں کو کارخانوں میں کام کرنے کے لئے بھیجنے کو کہتے تھے۔ ہماری عظیم ماؤں کی آزادی کا پہلاقدم ۱۸۸۲ء کا قانون ہے۔ اس قانون کی رو سے عظیم برطانیہ کی عورتیں بے انتہا خصوصی رعایت کی مالک ہوتی تھیں اور وہ یہ کہ جو پیسہ وہ خود کماتی تھیں ، اسے وہ اپنے پاس ہی جمع رکھنے کا حقدار ہوا کرتی تھیں۔ اس بلند مسیحی

اخلاقی قانون کو مجلس عوام کے کاخارنہ والوں نے پاس کیا تاکہ اس کے ذریعہ برطانوی عورتوں کو کارخانوں تک کھینچ سکیں۔ اس دن سے لے کر آج تک انھیں ان کی منفعت طلبی نے اپنے گھر میں کام کاج کرنے اور محنت و مشقت کے بجائے کارخانوں اور دکانوں میں کام اور محنت کرنے میں لگا دیاہے"

سوال ٦: کیا آپ کی نظر میں عورت کی قدرتی و فطری حالت کومد نظر رکھا جانا چاہئے یا نہیں؟ اگر ہاں! تو کیا یہ بات اس کے حقوق کی پائمالی کا سبب تو نہیں بنتی؟

جواب: اتفاق سے یہ مسئلہ بالکل برعکس ہے اور اگر عورت کی قدرتی و فطری حالت کو مد نظر نہ رکھا جائے تو اس کے زیادہ تر حقوق پائمال ہو جاتے ہیں۔ اگر مرد، عورت کے مقابلہ میں محاذکھڑا کردے اور کہہ دے کہ تو بھی ایک طرف اور میں بھی ایک طرف، تمام کام، ذمہ داریاں، فائدے، انعامات، سزائیں سب کے سب ایک جیسے اور مشابہ ہونے چاہئیں۔ سخت او رمشکل کاموں میں تمھیں میرے شانہ بہ شانہ چلنا ہوگا اور اپنے کام کے مطابق تمھیں فائدہ ملے گا، احترام اور حمایت کی مجھ سے بالکل توقع نہ رکھنا اوراس کے علاوہ زندگی کے تمام اخرجات بھی تمھیں خود اٹھانے ہوں گے تو ایسے وقت میں عورت مصیبتوں میں گھر جائے گی، کیونکہ قدرتی اور فطری طور پر عورت کے اندر کام و محنت کرنے کی طاقت مرد کے مقابلہ میں بہت کم ہے

اور چکانا زیادہ پڑتا ہے، اس کے علاوہ ماہوار بیماریاں، حاملگی کے ایام میں مشکلات کا سامنا کرنا، بچہ کو جنم دیتے وقت درد و رنج اٹھانا، اور پھر دو سال تک بچہ کو دودھ پلانا اور برسوں تک اس کی حفاظت وتربیت کرنا، عورت کو ایک ایسی حالت میں لا کھڑا کرتا ہے کہ جہاں اسے مرد کی حمایت کی ضرورت ہوتی ہے اور جہاں وہ کم سے کم ذمہ داریاں اٹھانے اور زیادہ سے زیادہ حقوق حاصل کرنے کی محتاج ہوتی ہے اور یہ بات صرف انسان ہی سے مخصوص نہیں ہے بلکہ تمام وہ جاندار مخلوقات جو "جفت" اور ازدواجی زندگی بسر کرتے ہیں، اسی طرح جیتے ہیں اوران تمام جانداروں میں "نر" جانور اپنے غریزہ اور فطرت کے حکم کے مطابق "مادہ" جانور کی حمایت میں اٹھتے ہیں۔

سوال ۷: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ ''سماج اور گھر میں عورت کے حقوقی نظام'' پر کیوں دوبارہ تحقیق اورغور و خوض کرنے کی ضرورت ہے؟

جواب: یہ جو ہم اس بات کے مدعی ہیں کہ "سماج اور گھر میں عورت کا حقوقی نظام" ان مسائل میں سے ہے جن پر دوبارہ غور و خوض اور تحقیق کرنے کی ضرورت ہے اور گذشتہ تحقیق پر اکتفاء نہ کیا جائے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سب سے پہلے ہم طبیعت اور فطرت کو اپنا راہنما قرار دیں اور پھر (گذشتہ اور دور

حاضر کے) تمام تلخ و شریں تجربوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں اور ایسے وقت میں حقیقی معنوں میں حقوق نسواں کی تحریک اپنا رنگ لائے گی۔

سوال ۸: مہربانی کرکے اس سلسلہ میں قرآن کی رائے بیان فرمائیں کہ کیا اس میں حقوق نسواں کا تذکرہ ہے کہ نہیں؟

جواب : تمام دوست و دشمن اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ قرآن کریم نے حقوق نسواں کو احیاء کیا ہے۔ مخالفین کم از کم اس حد تک تو اعتراف کرتے ہیں کہ قرآن نے عصر نزول (۲۳ سالہ وحی کے دور) میں عورت اور اس کے انسانی حقوق کے سلسلہ میں بڑے بڑے قدم اٹھائے ہیں۔ لیکن قرآن نے ہر گز احیائے عورت اس عنوان سے کہ وہ انسانیت اور انسانی حقوق میں مرد کی برابر کی شریک ہے، کے نام پر عورت کے عورت ہونے اور مرد کے مرد ہونے کو فراموش نہیں کیا ہے۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہا جائے کہ قرآن نے عورت کو ویسے ہی دیکھا ہے جیسے کہ وہ طبیعت اور فطرت میں ہے لہٰذا اس اعتبار سے قرآن اور طبیعت کے فرمان میں مکمل ہماہنگی اور مطابقت پائی جاتی ہے۔ قرآن میں موجود عورت بالکل وہی عورت ہے جو طبیعت اور فطرت میں موجود ہے، پروردگار عالم کی یہ دونوں عظیم کتابیں (ایک تکوینی یعنی طبیعت Nature اور دوسری

تدوینی یعنی قرآن مجید) ایک دوسرے کے ساتھ مکمل طور پر ہماہنگ ہیں۔ اس موضوع پر اگر کوئی نیا اور مفید کام ہوا ہوگا تو وہ اسی مطابقت اور ہماہنگی کی تشریح ہے۔

سوال ۹:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کے کہ کیا سیمینار، کانفرنس اور جلسات وغیرہ منعقد کرنے سے حقوق نسواں کے مشکلات حل ہو جائیں گے؟

جواب: ہمارے زمانے میں گھریلو تعلقات کی مشکلات اتنی سادہ اور آسان نہیں ہیں کہ جو لڑکے اور لڑکیوں کی طرف سے کوپن (coupon) لکھنے یا ایسے سیمینار کہ جن کی فکری سطح کو خود ہم نے دیکھا یا سنا ہے، کے منعقد کرنے سے حل ہو جائیں گی اور نہ ہی یہ مشکلات صرف ہمارے ملک سے مخصوص ہیں اور نہ ہی ابھی تک دوسروں یا ان لوگوں نے کہ جو اس کے واقعی حل کے مدعی ہیں، نے ان مشکلات کو حل کیا ہے۔

سوال ۱۰:۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ اس وقت جب کہ مغربی تمدن پیشرفت اور ترقی کی راہ پر ہے ، کیا انھوں نے اپنے سماج میں حقوق نسواں کی مشکل کو حل کردیا ہے یا یہ کہ وہ لوگ نئے اور سنجیدہ مشکلات سے روبرو ہوئے ہیں؟

جواب: اس وقت جب کہ ہم لوگ بیسویں صدی عیسوی کے تین چوتھائی (۷۵۔ ۱۹۵۱) حصہ میں زندگی بسر

کر رہے ہیں ، گھریلو نظام کے تتر بتر ہونے،ازدواجی زندگی کے ستونوں کی کمزوری، جوانوں کا شادی جیسی بڑی ذمہ داری سے فرار کرنا، ماں بننے سے نفرت کرنا، ماں باپ کی محبت اور خصوصاً ماں کی اپنے اولادوں سے محبت کا کم ہونا، دور حاضر کی عورت کا فاحشہ اور پست ہونا، عشق کے بجائے سطحی خواہشات اور ہوس میں مبتلا ہونا، روز بہ روز طلاق کے فیصد میں اضافہ ہونا، زنا زادہ بچوں کی بے تحاشا پیدائش، میاں بیوی کے درمیان وحدت او راپنا پن ختم ہو جانا جیسی بہت ساری ایسی مشکلات ہیں کہ جن کی وجہ سے مغربی مفکرین اور دانشوروں کے نالہ وفریاد پہلے سے زیادہ سننے کو ملتے ہیں۔

سوال ۱۱:۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ گھریلو نظام کے سست ہو جانے اور اس میں فساد کا عنصر داخل ہوجانے کا عورت کی آزادی سے کوئی تعلق ہے یا دوسرے اسباب وعوامل اس امر میں اپنا کردار نبھا رہے ہیں؟

جواب: بعض لوگوں کا یہی خیال ہے کہ گھریلو نظام کے سست ہو جانے اور اس میں فساد کا عنصر داخل ہوجانے کا اصلی سبب عورت کی آزادی ہی ہے اور دوسری طرف سے "آزادی" صنعتی زندگی اور علم و تمدن کی ترقی کا قہری نتیجہ ہے، تاریخی مجبوری اور ضرورت ہے اور اس بات کے علاوہ کوئی چارہ بھی نہیں ہے کہ ہم اس فساد اور بے نظمی کے سامنے سر

تسلیم خم کریں اور پرانے زمانے کی گھریلو سعادت سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چشم پوشی کریں۔

اگر ہم اس طرح سوچیں تو یہ نہایت ہی سطحی اور ناشیانہ سوچ ہے۔ یہ بات ہم قبول کرتے ہیں کہ گھریلو تعلقات پر زندگی کے اثرات ضرور پڑتے ہیں لیکن یورپ میں گھریلو نظام کے بکھرجانے کے دو اصلی عامل اور اسباب ہیں:

اول: وہ رسم و رواج اور عادات و اطوار اور وہ جاہلانہ اور ظالمانہ قوانین کہ جو اس صدی سے پہلے عورت کے بارے میں یورپ میں حاکم و نافذتھے کہ انیسویں صدی عیسوی کے اواخر اور بیسویں صدی عیسوی کے اوائل میں پہلی بار عورت کو مالکانہ حقوق سے نوازا گیا۔

دوم: وہ لوگ جو عورتوں کے اوضاع واحوال کی اصلاح کرنے کی فکر میں پڑ گئے، و ہ ٹھیک اسی راہ پر چلے کہ جس پر آج کے بعض روشن فکر مدعی لوگ چل رہے ہیں اور چالیس بند پر مشتمل ایک تجویز ی دستاویز اسی کا ایک جلوہ ہے ۔عورت کی بھوئیں ٹھیک کرنے چلے تھے، بیچاری کی آنکھ ہی نکال دی۔

سوال ۱۲:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا ہم حقوق نسواں جیسے گھریلو مسائل کو سماج میں بجلی

جیسی مشکلات کی طرح حل کر سکتے ہیں یا اس سلسلہ میں دوسرے راہ حل بھی موجود ہیں؟

جواب: یہ بات افسوس کے لائق ہے کہ کچھ نا آگاہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ گھریلو تعلقات سے مربوط مسائل یورپ میں ٹریفک، ٹیکسی سروس، ڈرین اور بجلی جیسے مسائل کی طرح برسوں پہلے حل ہو چکے ہیں اور یہ ہم ہیں کہ ان کی نقل بھی نہیں کرتے لہٰذا ہمیں جلد از جلد ان کی تقلید اور پیروی کرنی چاہئے۔

یہ خیال صرف ایک وہم ہے۔ وہ لوگ ان جیسے مسائل میں ہم سے بھی زیادہ گرفتار اور لاچار ہیں اوراس کا اندازہ ہم ان کے دانشوروں اور مفکرین کے چیخ و پکار سے لگاتے ہیں۔

عورتوں کی پڑھائی اور اسکول سے مربوط مسائل سے ہٹ کر باقی تمام مسائل میں وہ لوگ ہم سے زیادہ گرفتار ہیں اور بہت کم گھریلو سعادت اور نیک بختی ان کے شامل حال ہے۔

سوال ۱۳:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا وہ قوانین کہ جن میں اسلام کی دخالت نہیں ہے، قانونیت رکھتے ہیں اور کیا ہر ملک کا قانون اس کے لئے مقدس نہیں ہے؟

جواب: اس بات سے قطع نظر کہ یہ خانہ برباد اور نفسیاتی ضروریات کی مخالف تجویز، طبیعی اور سماجی ہے، لیکن ملکی آئین سے مطابقت کے بارے

میں اس سلسلہ میں کیا سوچا گیا ہے؟ ایک طرف سے ملکی آئین اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ جو بھی قانون اسلامی قوانین کے مخالف ہو وہ "قانونیت" نہیں رکھتا (اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے) اور دونوں پارلیمنٹوں میں پیش کرنے کے لائق نہیں ہے اور دوسری طرف سے ان تمام تجاویز کا زیادہ تر متن اسلامی قانون کے بالکل مخالف ہے کیا خود مغربی لوگ کہ جن کی ہمارے مغرب زدہ افراد اندھا دھند تقلید کرتے ہیں، اپنے ملکی آئین کے ساتھ اس طرح کھلواڑ کرتے ہیں؟

مذہب سے قطع نظر ہر ملک کا آئین خود اس کے تمام باشندوں کے لئے مقدس ہوتا ہے کیا ایسے ویسے سیمینار منعقد کرکے اور کوپن (coupon) چھپوا کر اور قیام کرنے کے ذریعہ ملکی آئین کو پاؤں تلے روندنا صحیح ہے؟

سوال ۱۴:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ مذہبی احکام و قوانین پر عمل پیرا ہونے سے کیا حقوق نسواں کے مسئلہ میں ہماری بنیادی مشکل حل ہوسکتی ہے؟

جواب: تمام تجاویز کے عیب و نقائص اور ملکی آئین کے ساتھ ان کی کھلی مخالفت سے چشم پوشی کرتے ہوئے اگر ہم ہر چیز کا بھی انکار کریں لیکن اس بات سے بالکل انکار نہیں کیاجا سکتا کہ اس وقت بھی ملت

ایران پرجوسب سے طاقتور جذبہ حکومت کرتا ہے وہ مذہب اسلامی کا جذبہ ہے۔

ان گنے چنے افراد کی بات آپ چھوڑ دیں کہ جو ہر چیز سے بے خیال ہو کر ہرج و مرج اور لا ابالی کی طرفداری کرتے ہیں، ان کے برعکس عوام کی سب سے بڑی اکثریت مذہبی احکام کے پابند ہیں۔

پڑھائی اور تعلیم بھی جیسا کہ لوگ اس بات کی پیشگوئی کرتے تھے، اسلام اورملت ایران کے درمیان جدائی نہ ڈال سکی اور اس کے برعکس باوجود اس سکے کہ صحیح مذہب کی تبلیغ بہت کم ہوئی ہے اور مذہب کے خلاف سامراجی تبلیغ بہت زیادہ ہے، سبق پڑھنے والے اور تعلیم حاصل کرنے والے حضرات روز بہ روز اسلام کی طرف جذب ہوتے جا رہے ہیں۔

سوال۱۵:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ دیوانی قانون(Civil Law) کتنے بند پر مشتمل ہے اور کس حرکت سے شروع ہوتا ہے؟

جواب: میں اپنی بات کوچالیس بند پر مشتمل تجاویز کے اسی نقطہ سے شروع کروں گا کہ جہاں سے ان تجاویز میں بات شروع ہوئی ہے۔ ان تجاویز میں دیوانی قانون کی ترتیب کے مطابق سب سے پہلے رشتہ مانگنے اور منگنی کرنے کی بات آئی ہے۔

اس بات کے پیش نظر کہ دیوانی قانون میں جو رشتہ مانگنے او رمنگنی کرنے کے متعلق قوانین موجود ہیں، وہ براہ راست اسلامی قوانین نہیں ہیں، یعنی ان میں سے اکثر و بیشتر کے متعلق کوئی صریح اسلامی حکم یا نص موجود نہیں ہے بلکہ دیوانی قانون میں جو کچھ آیا ہے وہ اسلام کے کلی قواعد سے استنباط کرکے حکم نکالا گیا ہے۔

ہم اپنے اوپر دیوانی قانون کا دفاع کرنا واجب سمجھتے اور ہم تجاویز دینے والوں کے نظریات کی جزئیات میں بحث نہیں کرنا چاہتے اگرچہ اس میں شک نہیں کہ تجاویز دینے والے شخص بڑی بڑی غلطیوں کے مرتکب ہوئے ہیں یہاں تک کہ ان چند سادہ اور آسان "بند" کو ٹھیک طرح سے سمجھنے میں بھی وہ عاجز نظر آتے ہیں۔

سوال ١٦:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ بند نمبر ١٠٣٤ کس چیز سے متعلق ہے اور کیا ان تعبیروں کے اثرات مثبت ہیں یا منفی؟

جواب: بند نمبر ١٠٣٤ کا متن یہ ہے : ہر وہ عورت جو نکاح کی رکاوٹوں سے خالی ہو، اس کا رشتہ مانگا جا سکتا ہے کہ جو مذکورہ بندکے مطابق ہوحالانکہ اس میں کوئی زبردستی بھی نہیں ہے۔

شادی کا مطلب مرد کے لئے "عورت لانا" لیا گیا ہے اور مرد کو بیچنے اور خریدنے والا (دوکاندار اور خریدار) کے طور پر پیش کیا گیا ہے اور اس کے مقابلہ میں عورت کو ایک جنس(سامان تجارت) کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ سماجی قوانین میں اس طرح کی تعبیریں بہت ہی برا اور ناگوار نفسیاتی اثرات ایجاد کرتی ہیں اور خاص طور سے قانون ازدواج میں اس طرح کی تعبیریں مرد اور عورت کے تعلقات پر برا اثر ڈالتی ہیں اور یہ مرد کو مالکیت اور آقائی کا جذبہ اور عورت کو ملکیت اور بندگی کی حالت عطا کرتا ہے۔

اس دقیق نفسیاتی ملاحظہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے! جن موارد کو خود تجویز دینے والا "رشتہ مانگنے " کے عنوان کے تحت بیان کرتا ہے، صرف اس لئے کہ یہ "رشتہ مانگنا یک طرفہ اور "عورت لانے" جیسی حالت میں تبدیل نہ ہو، رشتہ مانگنے کو عورت کی بھی ذمہ داری سمجھتا ہے اور مردکی بھی، تاکہ شادی میں صرف "عورت لانے" کی ہی بات نہ ہو بلکہ "مرد لانے" کا تصور بھی پیدا ہو جائے یا کم از کم نہ مرد لانے کا تصور پیش آئے اور نہ ہی عورت لانے کا ۔

اگر ہم عورت لانا کہیں گے یا ہمیشہ مردوں کو رشتہ مانگنے کے لئے جانے کی ذمہ داری سمجھیں گے تو اس سے عورت کی حیثیت کو ٹھیس پہونچتی ہے اور

ایسی صورت میں وہ خریدنے والی جنس (سامان) میں تبدیل ہوتی ہے۔

سوال ۱۷:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ شادی کے لحاظ سے مرد اور عورت کی فطرت اور سرشت کیا ہے؟ یعنی ان میں سے ہر ایک میں کون سی صفت پائی جاتی ہے؟

جواب: اتفاق سے بڑی غلطیوں میں سے ایک یہ بھی ہے اور یہی غلطی سبب بنی ہے جو مہر اور نفقہ کو کالعدم قرار دئے جانے کی تجویز سامنے آئی ہے ۔ ہم مہر اور نفقہ کے سلسلہ میں آئندہ صفحات میں تفصیلی بحث کریں گے۔

یہ جو پرانے زمانے میں مرد لوگ رشتہ مانگنے کے لئے عورتوں کے پاس جاتے رہے ہیں اوران سے ہمسری کا تقاضا کرتے آرہے ہیں، یہ عورت کی حیثیت رکھنے اور احترام کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ رہا ہے۔ قدرت نے مرد کو مانگنے، عشق کرنے اور تقاضا کرنے کا مظہر اور عورت کو مانگے جانے اور معشوق ہونے کا جلوہ گر پیدا کیا ہے۔ قدرت نے عورت کو پھول اور مرد کو بلبل، عورت کو شمع اور مرد کو پروانہ قرار دیا ہے۔

یہ خلقت کی ایک شاہکار اور حکیمانہ تدبیر ہے کہ اس نے مرد کی طبیعت میں نیاز او رمانگ اور عورت کی طبیعت میں ادائیں اور جلوے قرار دئیے ہیں اوراس طرح مرد کی جسمانی طاقت کے مقابلہ میں

عورت کی جسمانی کمزوری کی تلافی اور جبران کیا ہے۔

سوال ۱۸:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا دیوانی قانون میں مرد کوعورت کے خریدار کے طور پر پیش کیا گیا ہے؟

جواب: کتنی عجیب بات ہے ! کہتے ہیں کہ دیوانی قانون میں مرد کو عورت کے خریدار کے طور پر کیوں پیش کیا گیا ہے؟ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ دیوانی قانون نہیں ہے بلکہ پیدائش سے متعلق ہے اور دوسرے یہ کہ کیا ہر خریدار چیزوں کی ملکیت کے اعتبار سے ہی ہوتا ہے؟ طالب علم اور علم حاصل کرنے والا، علم کا خریدار ہوتا ہے۔ شاگرد، اپنے استاد کا خریدار ہوتا ہے۔ ہنر تلاش کرنے والا ہنرد مند کا خریدار ہوتا ہے۔ کیا ہم انہیں بھی مالکیت کا عہدہ دے سکتے ہیں اور علم و عالم ا ور ہنر و ہنرمند کی حیثیت کے منافی شمار کر سکتے ہیں! مرد، عورت کے وصال اور اس تک پہونچنے کا خریدار ہوتا نہ کہ اس کے جسم و جان کا اور اسے اپنی کنیز بنانے کا۔

سوال ۱۹:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ ہم کس طرح گھریلو نظام کے تعادل اور توازن کو برقرار رکھ سکتے ہیں کہ جہاں مرد او رعورت میں سے کسی کو بھی برتری حاصل نہ ہو؟

جواب: یہ جو ہم نے کہا کہ قانون خلقت میں، مرد نیاز، مانگنے اورچاہنے کا مظہر اور عورت، مانگے جانے اور جواب دینے کا مظہر قرار دیئے گئے ہیں یہ عورت کے احترام اور اس کی حیثیت کے بہترین ضامن اور مرد کی جسمانی طاقت کے مقابلہ میں عورت کی جسمانی کمزوری کو جبران کرنے کا بہترین ذریعہ ہے اور اس کے علاوہ ان کی مشترکہ زندگی میں تعادل اور توازن برقرار رکھنے کا بھی بہترین سبب ہے۔

یہ ایک طرح سے عورت کو ایک قدرتی رعایت اور امتیاز دیا گیا ہے اور مرد کے کندھوں پر ایک طرح کی قدرتی ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔

اب جو انسان قانون بناتا ہے یا یوں کہوں کہ انسان جو قانونی تدبیریں استعمال کرتا ہے اسے عورت کے لئے اس رعایت اور امتیاز اور مردکے لئے اس ذمہ داری کا لحاظ کرنا چاہئے۔

جو قوانین رشتہ مانگنے کے آداب و رسوم میں مرد اور عورت کی یکسانیت اور برابری کے اصول کے مطابق بنائے جاتے ہیں، وہ در حقیقت عورت کے نقصان میں اور اس کے احترام اور حیثیت کے منافی ہیں اور

تعادل کو ظاہراً مرد کے فائدے میں اور در واقع مرد اور عورت دونوں کے نقصان میں ختم کردیتا ہے۔

سوال ۲۰:۔ بعض افراد اور بعض سماجوں نے عورت اور حقوق نسواں کے مسئلہ میں ہم پر حملے کئے ہیں تو کیا یہ اعتراضات ہمیں ہماری راہ کو جاری رکھنے سے روک سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: بہت سارے افراد کے برخلاف میں ان اعتراضات اور تنظیموں کی خاطر بالکل پریشان نہیں ہوتا ہوں جو اسلامی مسائل کے بارے میں پیش کئے جاتے ہیں بلکہ دلی طور پر خوش بھی ہوتا ہوں، کیونکہ اس بات پرمیرا اعتقاد ہے اور اپنی زندگی میں، میں نے تجربات کے ذریعہ یہ مشاہدہ کیا ہے کہ جب بھی اور جس محاز پر بھی یہ مقدس آسمانی دین اور آئین حملہ اور اعتراضات کی زد میں آیا ہے تب تب پوری طاقت، سر بلندی، جلوہ افروزی اور بڑی رونق کیساتھ یہ مزید آشکار ہوتا گیا ہے۔

حقیقت کی سب سے بڑی خصوصیت یہی ہے کہ شک اور شبہہ اس کے آشکار اور روشن ہونے میں مدد گار ثابت ہوتی ہے۔

شک، یقین کا پیش خیمہ اور شبہہ، تحقیق کا زینہ ہوتا ہے۔

"ہماری بات کا بس اتنا فائدہ ہے کہ یہ تمہارے اپنے پرانے اور وراثتی عقائد میں شک پیدا کرتی ہے، کیونکہ شک، تحقیق کا ستون ہوتا ہے اور جو شخص شک نہیں کرتا وہ ٹھیک طرح سے غور و فکر بھی نہیں کرتا ہے۔ اور جو شخص ٹھیک اچھی طرح سے نہیں دیکھتا وہ کبھی صحیح بھی نہیں دیکھتا ہے اور اس طرح کا آدمی اندھا اور حیران و سرگردان رہتا ہے۔"

سوال ۲۱:۔ دائمی شادی یا عارضی شادی (متعہ) سے متعلق اسلام کی کیا نظر ہے؟

جواب: مذہب جعفری کہ جو ہمارے ملک ایران کا سرکاری مذہب ہے، کے نقطۂ نظر سے اسلام کا ایک درخشاں قانون یہ ہے کہ شادی دو طرح سے ممکن ہے ایک دائمی اور دوسری عارضی (متعہ)۔

سوال ۲۲:۔ عارضی شادی (متعہ) کے بارے میں آپ کا کیا نظریہ ہے؟ کیا یہ ایک طرح سے آزادی نہیں ہے؟

جواب: عارضی اور دائمی شادی کچھ اعتبار سے ایک جیسی ہیں اور کہیں کہیں پر یہ مختلف بھی ہیں۔ پہلے مرحلہ پر جو فرق ان دونوں شادیوں میں ہے، وہ یہ کہ مرد اور عورت اس بات کا فیصلہ کرتے ہیں کہ شادی وقتی طور پر ہوگی اور معینہ مدت ختم ہونے پر اس میں توسیع کر سکتے ہیں اور اگر دل چاہے تو ایک دوسرے سے جدا ہو سکتے ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ

شرائط کے اعتبار سے اس میں کچھ زیادہ آزادی ہے اور جس طرح دل چاہے، اپنے اپنے شرائط اسی اعتبار سے رکھ سکتے ہیں۔

لہٰذا عارضی شادی اور دائمی شادی میں سب سے بنیادی اور اصلی فرق یہ ہے کہ عارضی شادی شرائط اور حدود کے لحاظ سے "آزاد" ہے یعنی دونوں طرف کے ارادہ اور معاہدہ سے وابستہ ہے، حالانکہ شادی کا " عارضی " ہونا بھی دونوں طرف کے لئے ایک طرح کی آزادی ہے اور اس میں زمانہ ان دونوں کے اختیار میں ہوتا ہے۔

سوال ۲۳:۔ آپ کی نظر میں دائمی شادی کے ہوتے ہوئے کیا وقتی شادی کی ضرورت ہے یا نہیں؟

جواب: جہاں پر انسانوں کی اصلاح کرنے اور انھیں آگاہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، اگر اس اصلاح اور آگاہی کی ہم میں صلاحیت اور لیاقت نہیں ہے تواس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم قانون کے مفاد پر ہی دھاوا بول دیں اور انسانوں کو بری کرکے قانون کو قصور وار ٹھہرائیں!

اب ہم یہ دیکھیں گے کہ دائمی شادی کے ہوتے ہوئے عارضی شادی کے قانون کی کیا ضرورت رہتی ہے ؟ کیا عارضی شادی (مصنفوں کے بقول "ہر روز کی ایک عورت") عورت کی انسانی حیثیت

اور حقوق انسانی کے اعلان کی روح کے ساته منافات رکھتی ہے؟

کیا عارضی شادی کی ضرورت صرف پرانے زمانے میں ہوتی تهی اور دور حاضر کے حالات اور شرائط اور زندگی کے طور طریقے اس بات کی اجازت نہیں دیتے؟

سوال٢٤:۔ کیا آپ کی نظر میں ہمارے جوانوں کو سولہ یا اٹھارہ سال کی عمر میں ہی شادی کرنی چاہئے؟ اگر ایسا نہیں ہے تو جنسی ضرورتوں کو کس طرح پورا کیا جا سکے گا؟

جواب: میں آپ ہی سے پوچھوں گا کہ ایسی حالت میں ہمیں جنسی ضرورتوں کے بارے میں کیا کرنا ہوگا؟ کیا ہماری طبیعت اور فطرت ہمیں اس بات کی اجازت دیتی ہے کہ چونکہ آج کی دنیا میں ہماری زندگی کے حالات سولہ یا اٹھارہ سال کی عمر میں ہمیں شادی کرنے کی اجازت نہیں دیتی لہٰذا زمانۂ بلوغ کو تاخیر میں ڈال دیں اور جب تک ہم اپنی پڑھائی ختم نہیں کرتے، یہ جنسی ضرورتیں ہم سے دست بردار رہو جاتی ہیں؟

آیا جوان لوگ ایک "وقتی رہبانیت" کا دور گذارنے پر تیار ہیں کہ وہ اپنے آپ کو سخت دباؤ اور ریاضت میں رکھیں جب تک کہ دائمی شادی کے لئے وسائل فراہم نہ ہوں! فرض کریں کہ کوئی جوان اس بات کے لئے

تیار بھی ہو جائے تو کیا طبیعت اورفطرت اس کے جنسی ضروریات کے دبائے رکھنے کی وجہ سے پیش آنے والے سخت اور خطرناک نفسیاتی بیماریوں کہ جن پر سے آج کل کے ماہرین نفسیات نے پردہ اٹھایا ہے، کو پیدا کرنے سے روک سکتی ہے؟

صرف دو راستے باقی بچتے ہیں:

یا یہ کہ جوانوں کو انکے حال پر چھوڑ دیا جائے اوراپنے آپ کو اس بات کا احساس بھی نہ ہونے دیں، ایک لڑکے کو اس بات کی اجازت دیں کہ سیکڑوں لڑکیوں سے اپنا مطلب نکالے اور ایک لڑکی کو اس بات کی اجازت دیں کہ دسیوں لڑکوں کے ساتھ اپنے ناجائز تعلقات برقرار رکھے اور بار بار اسقاط حمل کرے۔ یعنی عملی طور پر جنسی کمیونزم کوقبول کرلیں۔ اور چونکہ ہم نے لڑکے اور لڑکی دونوں کو برابر کی اجازت دیدی ہے لہٰذا انسانی حقوق کے اعلان کی روح کو ہم نے شاد کردیا ہے، کیونکہ بہت سارے تنگ نظر افراد کی نظر میں انسانی حقوق کے اعلان کا لب لباب اور نچوڑ یہ ہے کہ مرد اور عورت کو اگر جہنم کے گڈھے میں گرنا ہے تو ایک دوسرے کے شانہ بہ شانہ اور برابری کے ساتھ گر جائیں۔

سوال: ۲۵:۔ اگر ہم عارضی شادی کو "ایک دوسری راہ" کے طور پر دیکھیں گے تو کیا یہ راستہ ہمارے جوانوں کی جنسی ضروریات اور مشکلات کو دو رکرسکتا ہے کہ نہیں؟

جواب: عارضی شادی سب سے پہلے عورت کو اس بات میں محدود کرتی ہے کہ ایک ہی وقت میں وہ دو لوگوں کی بیوی نہیں ہو سکتی۔ اور یہ بات روشن ہے کہ عورت کے محدود ہوجانے سے خواہ ناخواہ مرد بھی محدود ہوجاتا ہے۔ جب ہر ایک عورت ایک خاص مرد کے ساتھ مخصوص ہوجاتی ہے تو مجبوراً ہر ایک مرد بھی ایک خاص عورت کے ساتھ مخصوص ہو جاتا ہے، مگر یہ کہ کسی ایک جنس کی تعداد زیادہ ہو! اور اس طرح لڑکا اور لڑکی اپنی پڑھائی اور تعلیم بھی جاری رکھ سکتے ہیں اور رہبانیت کا دور بھی نہیں گذارنا پڑتا ہے اور جنسی کمیونزم کے بھنور میں بھی پھنسنے کا خطرہ نہیں ہے۔

سوال ۲٦:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ اگر ایک مرد اور عورت آپس میں شادی کرنا چاہتے ہیں تو کیا وہ مزید اطمینان کی خاطر ایک مختصر مدت ایک دوسرے کے ساتھ گذار سکتے ہیں؟

جواب: اس ضرورت کا تعلیمی دور کے ساتھ کوئی رابطہ نہیں ہے، اگردوسرے شرائط میں بھی یہ ضرورت پیش آجائے تب بھی یہی راہ حل اپنایا جا سکتا ہے۔ اصولی طور پر یہ بھی ممکن ہے کہ ایک مرد او رایک

عورت ایک دوسرے کیساتھ دائمی شادی کرنا چاہتے ہیں اور ایک دوسرے سے مزید اطمینان حاصل کرنے کے لئے آزمائش کے طور پر وہ عارضی شادی بھی کر سکتے ہیں اور اگر مکمل اطمینان حاصل کرتے ہیں تو دائمی شادی کرلیں ورنہ ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے۔

سوال۲۷:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا شہوت کے بارے میں بحث کرنا یا اس کا اظہار کرنا صحیح ہے کہ نہیں؟

جواب: انسان تمام مسائل اور موضوعات کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کر سکتا ہے۔ انسانی آداب و رسوم اور روایتی اعتقادات کی تاریخ پر بحث و گفتگو جتنی پیچیدہ اور سخت ہے، اتنا کسی اور مسئلہ میں نہیں ہے اور اسی لئے انسان نے بھی سب سے زیادہ افسانے اور باتیں اسی موضوع پر گھڑی ہیں اور اتفاق سے سب سے زیادہ اسی "شہوت" کے موضوعات پر اظہار رائے کیا گیا ہے۔

سوال۲۸:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ آیا دائمی شادی تمام جنسی مشکلات کوحل کر سکتی ہے اورایسی صورت میں کیا سماج جوانوں کی تمام ضروریات کو پورا کر سکتا ہے؟

جواب: "لینڈزی" اور "راسل" جس چیز کو "رفاقتی شادی" سے تعبیر کرتے ہیں اگرچہ وہ اسلامی عارضی

شادی سے تھوڑی مختلف ہے لیکن یہ اس بات کی حکایت کرتا ہے کہ لینڈزی اور راسل جیسے مغربی مفکرین بھی اسی نکتہ پر پہونچے ہیں کہ دائمی شادی سماج کی تمام ضروریات کو پورا نہیں کر سکتی ہے۔

سوال۲۹:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ شادی کن بنیادوں پر استوار ہونی چاہئے؟ اور کیا اس کے بعد بھی عارضی شادی کی ضرورت ہوگی یا نہیں؟

جواب: شادی دائمی بنیاد پر استوار ہونی چاہئے۔ مردا ور عورت جب شروع میں شادی کا پیمان باندھتے ہیں تو انہیں ایک دوسرے کو ہمیشہ کیلئے ایک دوسرے سے متعلق سمجھ لینا چاہئے اور جدائی کا خیال بھی نہیں آنا چاہئے۔ اس بنا پر عارضی شادی میاں بیوی کے درمیان ایک مضبوط پیمان نہیں ہو سکتی۔

یہ کہنا کہ شادی مضبوط بنیادوں پر ہونی چاہئے، صحیح بات ہے لیکن یہ اعتراض تب صحیح ہے کہ جب ہم عارضی شادی کو دائمی شادی کی جگہ رکھیں گے اور دائمی شادی کو منسوخ کردیں گے۔

اس میں شک نہیں کہ جب دونوں طرف دائمی شادی کر سکتے ہوں اور ایک دوسرے سے متعلق پورا اطمینان بھی حاصل ہے اور ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے سے متعلق ہونا بھی چاہتے ہیں تو وہ لوگ دائمی شادی کا پیمان باندھیں۔ عارضی شادی کا قانون اس لئے بنایا

گ‌یا ہے کہ دائمی شادی انسان ک‌ی ضرورتوں کے پ‌یش نظر تمام شرائط اور حالات میں جوابدہ نہیں ہے اور صرف دائمی شادی پر منحصر رہنے سے یا تو انسان وقتی رہبانیت اختیار کرنے پر مجبور ہے اور یا جنسی کمیونزم کے بھنور میں ڈوبنے کا خطرہ پایا جاتا ہے اور یہ بات بدیہی ہے کہ کوئی بھی لڑکا یا لڑک‌ی دائمی شادی کے ہوتے ہوئے ایک عارضی شادی میں اپنے آپ کو مصروف نہیں رکھنا چاہے گا۔

سوال ۳۰:۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ ک‌یا عارضی شادی (متعہ) ایک طرح سے عورت ک‌ی بے احترامی نہیں ہے؟

جواب: "نکاح منقطع"(متعہ) عورت کے احترام اور اس ک‌ی ح‌یث‌یت کے خلاف ہے ک‌یونکہ یہ ایک طرح سے ایک انسان کو کرایہ پر دینے کے مانند ہے اور اس سے انسان فروشی کا شرعی جواز حاصل ہوجاتا ہے۔ یہ بات عورت ک‌ی انسانی ح‌یث‌یت کے خلاف ہے کہ وہ کسی مرد سے کوئی مبلغ وصول کرلے اور اس کے بدلے میں اپنے وجود کو اس کے اختیار میں ڈال دے۔

سوال ۳۱:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ ک‌یا دائمی اور عارضی شادی میں کوئی فرق بھی ہے کہ نہیں؟

جواب: اتفاق سے علماء وفقہاء نے اس بات ک‌ی وضاحت کردی ہے اور دیوانی قانون کا خام مسودہ بھی اسی بنیاد پر تدوین ہوا ہے کہ عارضی اور دائمی شادی میں

قرار دادی ماہیت سے کوئی فرق نہیں ہے اور کوئی تفاوت ہونا بھی نہیں چاہئے۔ دونوں شادیاں قابل قدر ہیں اور نکاح کے مخصوص الفاظ کے ساتھ وجود میں آتی ہیں اگر نکاح منقطع(متعہ) کو اجارہ اور کرایہ کے مخصوص الفاظ کے ساتھ پڑھا جائے تو وہ نکاح ہی باطل ہوتا ہے۔

سوال ۳۲:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ نکاح منقطع(متعہ) کی کس طرح مذمت کی جائے؟

جواب: نکاح منقطع چونکہ ایک طرح سے متعدد زوجات رکھنے کا اجازت نامہ ہے اور متعدد زوجات کا مسئلہ قابل مذمت ہے لہٰذا نکاح منقطع بھی مذمت کے قابل ہے۔

سوال ۳۳:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ نکاح منقطع (متعہ) بچوں کے لئے نامناسب آشیانہ کیوں ہے؟

جواب: نکاح منقطع چونکہ دوام نہیں رکھتا لہٰذا ان بچوں کے لئے مناسب آشیانہ نہیں ہے جو بعد میں پیدا ہوتے ہیں۔ نکاح منقطع کا نتیجہ یہ ہے کہ آئندہ کے بچے بے سر پرست اور مہربان باپ اور گھر کی گرم آغوش والی ماں کی حمایت سے محروم رہیں۔

سوال ٣٤:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ دائمی اور عارضی شادی میں اولاد رکھنے کا مسئلہ کس طرح ہے؟ کیا دونوں طرف آزاد ہیں کہ نہیں؟

جواب: دائمی شادی میں میاں بیوی ایک دوسرے کی رضایت کے بغیر اولاد رکھنے میں مانع نہیں ہو سکتے اور اس کے برعکس عارضی شادی (متعہ) میں دونوں طرف آزاد ہیں۔

عارضی شادی میں عورت، مرد کو لذت اٹھانے سے نہیں روک سکتی لیکن ایسے طریقے اختیار کر سکتی ہے کہ جس کے ذریعہ وہ حاملہ بھی نہ ہو جائے اورمرد کی لذت میں بھی رکاوٹ نہ آنے پائے اور یہ مسئلہ آج کل کےمانع حمل وسائل اور دعاؤں سے ممکن ہے ۔

سوال ٣٥:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا اسلام اولاد کی پیدائش میں مانع بننے کا موافق ہے یا مخالف؟ اور اگر نطفہ منعقد ہوجائے تو اس وقت کیا کیاجائے؟

جواب: جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ کلیسا حمل میں رکاوٹ پیدا کرنے کو جائز قرار دیتا ہے لیکن اسلام کی نظر میں اگر میاں بیوی بچے پیدا نہ کرنے پر راضی ہوں تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے، لیکن اگر نطفہ لگ جائے اور فرزند کے وجود کا بیج بو لیا

جائے تو ایسی صورت میں اسلام اسے ختم کرنے کی ہر گز اجازت نہیں دیتا ہے۔

یہ جو شیعہ فقہاء کہتے ہیں کہ دائمی شادی کا مقصد اولاد پیدا کرنے اور نسل بڑھانے کا ہے اور عارضی شادی (متعہ) کا مقصد جنسی تسکین اور لذت اٹھانے کا ہے تو وہ اسی ہدف کو بیان کرنے کے لئے ہے۔

سوال ٣٦:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ نکاح منقطع(متعہ) کی کیا خصوصیات ہیں اور کیاان عوامل و اسباب کی رعایت ہونی چاہئے یا نہیں؟

جواب: پہلے یہ کہ نکاح تب منقطع ہوتا ہے جب وہ ایک خاص معین وقت کے لئے پڑھا جائے۔

دوسرے یہ کہ نکاح منقطع میں مدت پوری طرح معین ہونی چاہئے۔

تیسرے یہ کہ نکاح منقطع میں مہر اور میراث کے وہی احکام ہیں جو ان سے مربوط مسائل میں بیان کئے گئے ہیں۔

سوال٣٨:۔ حرم سرا (طوائف خانہ) کے بارے میں آپ کی کیارائے ہے؟

جواب: مغربی ممالک کے ہاتھ میں مشرقی ممالک کے خلاف جوایک موضوع ہے کہ جس کے ذریعہ وہ ان کی توہین کرتے اور اس موضوع پر فلمیں اور ڈرامے بناتے

ہیں، طوائف خانوں کی تشکیل کا مسئلہ ہے کہ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مشرق زمین میں اس کے بہت سارے نمونے دیکھنے کو ملیں گے۔

سوال ۳۸:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ عارضی شادی (متعہ) کو جائز سمجھنا طوائف خانوں کی تشکیل کو جائز سمجھنے کے برابرہے؟

جواب: یہ لوگ کہتے ہیں کہ عارضی شادی (متعہ) کو جائز سمجھنا طوائف خانوں کی تشکیل کے جائز سمجھنے کے برابر ہے کہ جو مغربی ممالک کے مقابلے میں مشرقی ممالک کی ذلت و رسوائی کا سبب ہیں۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ ان لوگوں کے کہنے کے مطابق اس کا مطلب شہوت رانی اور ہوس بازی کوجائز سمجھنے کے مترادف ہے ، چاہے جس شکل وصورت میں بھی ہو، اور یہ اخلاق اور ترقی کے منافی اورتباہی و بربادی کا سبب ہے۔

سوال ۳۹:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ طوائف خانوں کی تشکیل کا اصلی سبب سماجی انصاف کا فقدان ہے یا تقویٰ اور پاکدامنی کی کمی؟

جواب: طوائف خانوں کی تشکیل کا سب سے پہلا سبب عورت کی پرہیزگاری اور پاکدامنی سے مربوط ہے۔ یعنی اپنے ماحول کے اخلاقی اور اجتماعی شرائط ایسے ہوں کہ جہاں ایک عورت کو اس بات کی اجازت نہ ہو کہ جب وہ ایک خاص مرد کے ساتھ جنسی تعلقات

برقرار کرتی ہو تو عین اسی زمانے میں دوسرے مردوں کے ساتھ بھی وہ تعلقات رکھے۔

دوسرا سبب سماجی انصاف کا فقدان ہے۔ جب سماجی انصاف برقرار نہ ہو اور ایک شخص انسانی نعمتوں میں غرق او ردوسرا فقیری و ناداری کے سمندر میں ڈوب رہا ہو اور مردوں کی ایک بڑی تعداد شادی کرنے سے محروم ہو تو غیر شادی شدہ عورتوں کی تعداد بھی اپنے آپ بڑھ جاتی ہے اور طوائف خانے تشکیل پانے کی راہ ہموار ہو جاتی ہے۔

سوال ٤٠:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ یہ طوائف خانے کس طرح ختم ہو سکتے ہیں؟

جواب: یقینا اگر یہ دو اسباب برطرف کئے جائیں، یعنی پرہیزگاری اور پاکدامنی عورت کے لئے ایک لازمی امرسمجھا جائے اور جنسی تعلقات صرف جائز طریقہ (عارضی یا دائمی شادی) سے برقرار کئے جائیں اور دوسری طرف سے طبقاتی نظام کا خاتمہ ہو اور مالی و اقتصادی برابری کو رائج کیا جائے اور تمام بالغ افراد کے لئے سب سے بڑے انسانی حق یعنی شادی کی راہ ہموار کی جائے تو طوائف خانوں کی تشکیل ایک محال اور ناممکن امر بن کر رہ جائے گا۔

سوال ۴۱:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا دوسرے آسمانی ادیان نے بھی شہوت رانی اور ہوس بازی کی مخالفت کی ہے یا نہیں؟

جواب: اگر ہر چیز میں شک کیا جا سکتا ہو لیکن اس بات میں کوئی شک و شبہہ کی گنجائش نہیں ہے کہ عام طور پر تمام آسمانی ادان نے شہوت رانی اور ہوس بازی کے خلاف قیام کیا ہے یہاں تک کہ اکثر دینوں کے پیروکاروں نے نہایت ہی سخت ریاضت برداشت کرکے ہوس بازی اور شہوت رانی کو ترک کیا ہے۔

اسلام کا ایک واضح اور مسلم اصول شہوت رانی کے خلاف جدو جہد کرنا ہے۔

قرآن کریم نے شہوت رانی اور ہوس بازی کو بت پرستی کے مترادف قرار دیا ہے۔ اسلام میں "ذوّاق" یعنی وہ شخص کہ جس کا مقصد مختلف عورتوں سے لذت اٹھانا اور جنسی تعلقات برقرار کرنا ہوتا ہے، کو معلون اور مبغوض قرار دیا ہے کہ جس پر پروردگار عالم کا غضب نازل ہوتا ہے۔

سوال ۴۲:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ انسان کی خواہشات کے سلسلہ میں اسلام کیا کہتا ہے؟ کیا خواہشات کو پورا کیا جانا چاہئے یا کنٹرول کرنا چاہئے؟

جواب: دوسرے ادیان کے مقابلہ میں اسلام کا طرۂ امتیاز یہ ہے کہ وہ ریاضت اور رہبانیت کو قبول

نہیں کرتا اور نہ ہی شہوت رانی کو جائزاور مباح سمجھتا ہے۔

اسلام کی نظر میں تمام خواہشات (چاہے جنسی ہوں یا غیر جنسی) فطری ضرورت اور تقاضے کے مطابق پوری کی جانی چاہئے۔ لیکن اسلام اس بات کی ہر گز اجازت نہیں دیتا کہ انسان اپنے خواہشات کے شعلے بھڑکا ئے اورانہیں اپنے نفس کی ختم نہ ہونے والی پیاس کی صورت میں سامنے لائے۔ لہٰذا اگر کسی چیز میں شہوت رانی، ظلم و ستم یا بے انصافی کا شائبہ نظر آئے تو صرف یہی جاننا کافی ہوگا کہ یہ اسلام کے منشا کے مطابق نہیں ہے۔

سوال ۴۳:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا دور حاضر میں بھی طوائف خانے موجود ہیں اور اگر نہیں ہیں تو کس چیز سے عورت کی قدر و قیمت اور احترام بڑھ گیا ہے؟

جواب: آج کی دنیا نے طوائف خانے کی رسم چھوڑ دی ہے اور لوگوں کو اس کا م سے نفرت ہے اور اس کے سبب کو بھی ختم کردیا ہے۔ لیکن کونسا سبب اور عامل؟ کیا سماجی طبقاتی نظام کو ختم کردیا ہے کہ جس کے نتیجہ میں تمام جوانوں کی شادی ہو گئی ہے اور اس طرح طوائف خانے بند ہو گئے ہیں؟

جی نہیں! ایک اور کام کیا ہے اور پہلے عامل اور سبب یعنی عورت کی پرہیزگاری اور پاکدامنی کے

لئے جدو جہد کی ہے اور اس طرح مرد کے حق میں ایک بہت بڑی خدمت انجام دی ہے۔ عورت کی پرہیزگاری اور پاکدامنی جتنا اس کی قدر و قیمت بڑھا دیتی ہے اور اسے عزیز اور گراں قیمت بنادیتی ہے، اتنا ہی مرد کے لئے رکاوٹ بن جاتی ہے۔

سوال ٤٤:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ عارضی شادی (متعہ) کو کونسی فقہ جائز سمجھتی ہے اور کون لوگ اسے جائز نہیں مانتے؟

جواب: عارضی شادی (متعہ) فقہ جعفری کی خصوصیات میں سے ہے اور باقی تمام اسلامی فرقے اسے جائز نہیں مانتے۔

سوال ٤٥:۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ بعض لوگ اس سنت سے کیوں منع کرتے ہیں؟ کیا ان کا یہ کام شرعی جواز رکھتا ہے؟

جواب: اس مطلب کی بہترین دلیل وہی ہے کہ جو علامہ کاشف الغطاء نے بیان کی ہے:

خلیفہ نے اس مسئلہ پر پابندی لگانے کا حقدار اس لئے اپنے آپ کو سمجھا کہ اس کا خیال تھا یہ مسئلہ ولی امر مسلمین کے دائرہ اختیار میں ہے اور ہرحاکم اور ولی امر اپنے دور اور زمانے کے تقاضے کے مطابق اپنے اختیارات کو استعمال کر سکتا ہے۔

دوسرے الفاظ مےں ےوں کہا جائے کہ خلےفہ کی نہی اور پابندی سےاسی تھی نہ کہ شرعی اور قانونی۔

سوال ٤٦:۔ مہربانی کرکے ےہ فرمائےں کہ ائمہ طاہرےن علےہم السلام کے درمےان متعہ کا مسئلہ کس قدر رائج تھا اور کےا انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علےہ وآلہ وسلم کی اس سنت کو جاری کےا کہ نہےں؟

جواب: بہرحال خلےفہ کی شخصےت اور اس کا اثر و رسوخ اور ملک چلانے کے طرےقۂ کار اور سےرت مےں لوگوں کا اس کی پےروی کرنا اس بات کا سبب بنی کہ ےہ قانون فراموشی کے سپرد کردےا جائے اور ےہ سنت کہ جو دائمی شادی کی تکمےل ہے اور اسے ختم کرنے سے مختلف مشکلات پےدا ہوتی ہےں، ہمےشہ کے لئے چھوڑ دی جائے۔

اےسے وقت مےں ائمہ طاہرےن علےہم السلام کہ جو دےن مبےن اسلام کے محافظ اور پاسدار ہےں، نے اس سنت کی طرف ترغےب دی اور اس سلسلہ مےں لوگوں کی حوصلہ افزائی کی تاکہ ےہ اسلامی سنت فراموش اور متروک نہ ہو جائے۔

امام جعفر صادق علےہ السلام فرماتے ہےں کہ: اےک بات کہ جس کے سلسلہ مےں، مےں ہرگز تقےہ نہےں کر سکتا، متعہ کا مسئلہ ہے۔

اور یہاں پر نکاح منقطع کی حکمت اولیہ کے ساتھ ساتھ ثانوی حکمت و مصلحت بھی شامل ہو گئی اور وہ "اسلام کی ایک متروکہ سنت کو دوبارہ زندہ کرنے کی کوشش کرنا" ہے۔

سوال ٤٧:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ متعہ کا قانون کن افراد کے لئے بنایا گیا ہے؟ کیا ہر مرد متعہ کر سکتا ہے؟

جواب: میری نظر میں چونکہ ائمہ طاہرین علیہم السلام شادی شدہ مردوں کو اس کام سے منع فرماتے تھے تو وہ اس قانون کی حکمت ومصلحت اوّلی کی بنیاد پرتھا۔ ان کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ یہ قانون ان مردوں کے لئے نہیں بنایا گیا ہے جن کو اس کی ضرورت نہیں ہے، چنانچہ حضرت امام کاظم علیہ السلام نے علی ابن یقطین سے فرمایا:

"تمہیں نکاح متعہ کا کیا کرنا ہے جب کہ پروردگار عالم نے تمہیں اس کام سے بے نیاز کردیا ہے؟"

اور ایک دوسرے شخص سے فرمایا کہ:

"یہ کام (متعہ کرنا) کسی ایسے شخص کے لئے مناسب ہے کہ جس کی بیوی نہ ہو اور وہ اس کام کا نیازمند ہو، لیکن جس شخص کی زوجہ ہو وہ صرف ایسی صورت میں یہ کام کر سکتا ہے کہ جب اسے اپنی بیوی پر دسترس حاصل نہ ہو۔"

سوال ٤٨:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ اگر متعہ ہر زمانہ میں رائج ہوتا تو کیا یہ "زنا" کے مسئلہ پر کچھ تاثیر ڈالتا یا یہ کہ کوئی اور اتفاق پیش آجاتا؟

جواب: امیر المومنین علی علیہ السلام کی ایک نہایت ہی گراں قدر فرمائش ہے کہ:

"اگر عمر جلدی نہ کرتا اور متعہ کو حرام قرار نہ دیتا تو ایک شخص بھی زنا میں مبتلا نہ ہوتا مگر یہ کہ اس کی فطرت اور طبیعت ہی منحرف ہوتی۔"

یعنی اگر متعہ حرام نہ ہوا ہوتا تو خواہشات کے اعتبار سے ایک آدمی کو بھی زنا کرنے کی مجبوری نہ ہوتی اورصرف ایسے لوگ اس گندی حرکت کے مرتکب ہوجاتے جو ہمیشہ قانون پر عمل کرنے کے بجائے قانون کی خلاف ورزی کرنے کو ہی ترجیح دیتے ہیں۔

سوال ٤٩:۔ مہربانی کرکے باپ کے اپنے فرزندوں پر مالکانہ حقوق کے سلسلہ میں وضاحت کریں کہ آیا لڑکی اپنی شادی کے سلسلہ میں خود ہی فیصلہ کرنے کا اختیار رکھتی ہے یا یہ کہ پورا اختیار باپ کو ہے؟

جواب: جاہلیت کے دور میں عرب لوگ غیر عربوں کی طرح اپنے آپ کو اپنی بیٹیوں، بہنوں اور کبھی کبھی اپنی ماؤں کے مالک اور مختار سمجھتے تھے اور شوہر کے انتخاب میں ان کے کسی بھی طرح کے ارادہ واختیار کے قائل نہ تھے۔ فیصلہ کرنے کا پورا حق صرف باپ یا بھائی اور ان کی عدم موجودگی میں

پورا حق چچا کو ہوتا تھا اور بات یہاں تک پہونچ چکی تھی کہ عرب کا باپ اپنے آپ کو اس بات کا حقدار سمجھتا تھا کہ وہ بیٹی جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئی ہے، اسے کسی دوسرے مرد کے ساتھ عقد کرے اور جب وہ بیٹی پیدا ہو کر بڑی ہو جائے تو وہ مرد اسے اٹھا لے جانے کا حقدار ہوتا تھا۔

سوال ۵۰:۔ "نکاح شغار" کیا ہے اور کیا اسلام میں اس کی کوئی حیثیت ہے؟

جواب: نکاح "شغار" یعنی لڑکیوں کا تبادلہ کرنا۔ اس طرح کہ اگر دو آدمیوں کے گھر میں دو بالغ لڑکیاں ہیں تو وہ انہیں ایک دوسرے کے ساتھ تبادلہ کرتے ہیں اور اپنی لڑکی کو دوسرے کی لڑکی کے لئے مہر کے عنوان سے لڑکی والے کو دے دیتے ہیں اور اس طرح ان میں سے ہر ایک کی لڑکی دوسرے کی بیوی بن جاتی ہے۔

اسلام نے اس رسم کو منسوخ کردیا ۔

سوال ۵۱:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا اسلام میں حقوق نسواں صرف اس کے استقلال اور آزادی کی حد تک ہی ہے یا نہیں؟

جواب: اسلام نے عورت کے حق میں بہت بڑی بڑی خدمتیں انجام دی ہیں۔ عورت کے حق میں اسلام کی خدمت صرف اس کے صاحب اختیار نہ ہونے ہی کے

عنوان سے نہ تھی بلکہ مجموعی طور پر اسلام نے انہیں آزادی بخشی اور شخصیت عطا کی، فکر و نظر کے اعتبار سے انہیں استقلال دیا اور ان کے فطری حقوق کو رسمیت بخشی۔

سوال ۵۲:۔ مہربانی کرکے اسلام اور دوسری سر زمینوں خاص کر مغربی ممالک میں دئے جانے والے حقوق نسواں کے درمیان فرق کو واضح کریں۔

جواب: اسلام نے جو حقوق نسواں کے سلسلہ میں قدم اٹھایا ہے، اس کے اور مغربی ممالک اور ان کی تقلید کرنے والوں کے حقوق نسواں کے درمیان دو بنیادی فرق ہے:

پہلا فرق مرد اور عورت کے نفسیات کے اعتبار سے ہے اور اسلام نے اس سلسلہ میں معجزہ کردیا ہے۔

دوسرا فرق یہ ہے کہ جہاں اسلام نے عورتوں کو ان کے انسانی حقوق سے آشنا کرایا ہے اور انہیں شخصیت، آزادی اور استقلال بخشا ہے تو دوسری طرف ہر گز اسے مرد کے خلاف بدگمانی، سرکشی اور نافرمانی پر نہیں اکسایاہے۔

سوال ۵۳:۔ مہربانی کرکے ایران سے باہر اس نئی تحریک کے بارے میں کچھ بتائیں کہ کیا اس تحریک کا نتیجہ فساد کی صورت میں سامنے آیا ہے یا یہ کہ اس کے دوسرے نتائج بھی نکلے ہیں؟

جواب: عورت کے بارے میں اسلامی تحریک سفید تھی ۔نہ کہ سیاہ یا لال یا نیلی اور نہ ہی بنفشہ رنگ کی، اس نے باپ کی بیٹی کے پاس اور شوہر کی زوجہ کے پاس بے احترامی نہیں کی۔ گھریلو بنیادوں کومنہدم نہیں کیا ۔ عورتوں کو شوہرداری، مادری مامتا اور تربیت فرزند سے بدبین نہیں کیا۔ عورتوں کو اپنے شوہروں کی پاک و پاکیزہ آغوش اور بیٹیوں کو ماں باپ کے محبت بھرے دامن سے نکال کر ثروتمندوں اور صاحبان منصب کے حوالے نہیں کیا۔ ایساکوئی کام انجام نہیں دیا کہ جس سے سات سمندر پار سے چیخ و پکار بلند ہو جائے کہ اے وائے گھر جیسا مقدس مرکز بکھر گیا، باپ کا اطمینان ختم ہو گیا، اتنے سارے فساد کا کیا کیا جائے؟ اس بچہ کشی اور اسقاط حمل کا کیا کیا جائے وغیرہ وغیرہ....؟

سوال ٥٤:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ اگر اسلام کے دائرے میں حقوق نسواں کی تحریک چلانے کا پروگرام ہو تو یہ تحریک کس طرح کی ہونی چاہئے؟ یعنی کیا اس میں نفسانی خواہشات کا عمل دخل ہونا چاہئے کہ نہیں؟

جواب: ہمارے ملک میں حقوق نسواں کی تحریک کی ضرورت ہے لیکن جو سفید اسلامی تحریک ہو نہ کہ یورپ کی سیاہ اور تاریک تحریک! ایسی تحریک جو ہوس پرست جوانوں کی شرکت اور دخالت سے پاک ہو۔ ایسی تحریک جو حقیقت میں اسلامی بلند تعلیمات کی بنیادوں پراستوار ہو، نہ یہ کہ دیوانی قانون کی تبدیلی کے نام پر مسلمّ اسلامی قوانین کو اپنی ہوس کا شکار بنایا جائے۔ ایسی تحریک کہ جو سب سے پہلے ایک منطقی اور عمیق تحقیقات انجام دے کر یہ بات واضح کرے کہ ایسے سماج میں کس حد تک اسلامی تعلیمات نافذ ہیں کہ جس پر اسلام کا نام حاوی ہے ۔

سوال ٥٥:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا دین اسلام میں لڑکا اور لڑکی مالی اور معاشی اعتبار سے مستقل اور خود مختار ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں تو ان کے ساتھ کیسا سلوک ہونا چاہئے؟

جواب: اسلام کی نظر میں چند ایک چیزیں مسلمّ ہیں:

۱۔ لڑکا اور لڑکی مالی اور اقتصادی لحاظ سے مستقل اور خود مختار ہیں۔

۲۔ لڑکا اور لڑکی اگر بالغ اور عاقل ہونے کے ساتھ ساتھ رشید (سمجھدار) بھی ہوں، یعنی سماجی اعتبار سے ان کے اندر اس قدر فکری بلوغ پایا جاتا ہو کہ وہ خود اپنے مال کی حفاظت کر سکتے ہوں تو ان کا مال و جائداد ان ہی کے قبضہ میں ہونا چاہئے۔

۳۔ ماں ، باپ، شوہر ، بھائی یا کوئی دوسراشخص ان کے مالی مسائل میں نگرانی یا مداخلت کرنے کا حقدار نہیں ہے۔

سوال ٥٦:۔ مہربانی کرکے اس مسئلہ کی وضاحت کریں کہ آیا شادی کے سلسلہ میں بیٹیوں کو اپنے باپ کی اجازت ضروری ہے؟ اور کیا دوسری شادیوں میں بھی اس اجازت کی ضرورت ہوتی ہے کہ نہیں؟

جواب: لڑکا اگر بالغ ہو جائے اور عاقل ورشید بھی ہو تو وہ خودمختار ہے اور کوئی بھی شخص اس کے کاموں میں مداخلت کرنے کا حق نہیں رکھتا۔

لیکن لڑکیوں کا مسئلہ ایسا نہیں ہے۔ اگر کسی لڑکی نے ایک بار شادی کی ہے اور اب وہ بیوہ ہے تو کسی کو اس کے کاموں میں مداخلت کرنے کا حق حاصل نہیں ہے لیکن اگر ایک لڑکی نے ابھی تک شادی نہیں کی ہے اور وہ کنواری ہے تو شادی کے

سلسلہ مےں اس کے باپ کی اجازت کا ہونا یا نہ ہونا فقہاء و مجتہدےن کے درمیان ایک اختلافی مسئلہ ہے اور دور حاضر کے اکثر فقہاء و مجتہدےن باپ کی اجازت کو شرط نہےں مانتے ہےں۔ البتہ بعض حضرات باپ کی اجازت کو شرط جانتے ہےں۔

ہمارا دیوانی قانون دوسرے گروہ کہ جن کا فتوا احتیاط کے مطابق ہے، کی پیروی کرتا ہے۔

چونکہ یہ مطلب ایک مسلمّ اسلامی مسئلہ نہےں ہے لہٰذا اسلامی نقطۂ نظر سے ہم اس پر بحث نہےں کرےں گے لیکن سماجی نقطۂ نگاہ سے مےں اس مسئلہ پر بحث کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اس کے علاوہ مےرا ذاتی نظریہ بھی یہی ہے کہ دیوانی قانون نے یہاں پر صحیح راستہ انتخاب کیا ہے۔

سوال ۵۷:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائےں کہ اگر بیٹی کی شادی کے لئے باپ کی اجازت ضروری ہے تو اس کا مطلب یہ نہےں ہوا کہ عقل کے اعتبار سے بیٹی کو مشکل در پیش ہے؟ یا نہےں کسی دوسرے مسئلہ کی وجہ سے یہ احتیاط رکھی گئی ہے؟

جواب: کنواری لڑکیوں کی کسی مرد کے ساتھ شادی کے لئے باپ کی اجازت کا لازمی یا کم سے کم بہتر ہونے کا فلسفہ یہ ہے کہ لڑکی قاصر ہوتی ہے اور سماجی شعور اور اجتماعی بلوغ کے اعتبار سے مردکے مقابلہ مےں کم لیاقت رکھتی ہے اور یہاں پر یہ سوال

اٹھتا ہے کہ پھر اسلام نے کس طرح مالی اور معاشی معاملہ میں ایک بالغ، عاقل اور رشید لڑکی کو مستقل اور خود مختار قرار دیا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس مسئلہ کا عورت کے فکری اور عقلی شعور کی کمی سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ یہ مرد اور عورت کے ایک نفسیاتی پہلو سے متعلق ہے۔

یہ مسئلہ ایک طرف سے تو مرد کے شکار صفت ہونے اور دوسری طرف عورت کی مرد کے تئیں وفاداری اور صداقت کی خوش فہمی میں مبتلا ہونے سے متعلق ہے۔

سوال ۵۸۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا محبت اور شہوت، مرد اور عورت کے اندر ایک جیسی مقدار میں پائے جاتے ہیں؟

جواب: مرد، شہوت کا غلام اور عورت، محبت میں گرفتار ہوتی ہے۔ جوچیز مرد کے پاؤں لڑکھڑاتی اور پھر اسے گرادیتی ہے، وہ شہوت ہے اور ماہرین نفسیات کے مطابق شہوت کے مقابلہ میں عورت کے اندر صبر و شکیبائی زیادہ پایا جاتا ہے، لیکن جو چیز عورت کو برباد کرتی اور اسے گرفتار کرتی ہے ، وہ عشق و وفاداری اور لطف و محبت کے وہ نغمے ہیں جو وہ مرد سے سنتی ہے۔ عورت کی خوش فہمی یہیں پر ہوتی ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے اس خدائی ماہر نفسیات نے چودہ صدیاں پہلے پوری وضاحت کے ساتھ بیان فرمایاہے کہ:

"عورت کے دل سے مرد کی یہ بات کہ "میں تم کو بہت چاہتا ہوں" کبھی نہیں نکلتی ہے۔"

سوال ۵۹:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ وہ سب نکاح جو لڑکیوں کے بالغ ہونے سے پہلے ہی پڑھے جاتے ہیں، صحیح ہیں یا باطل؟ اور ان کی علت کیا ہے؟

جواب: اس سلسلہ میں جو بات قابل اعتراض ہے وہ ایرانی لوگوں کا طرز عمل ہے نہ کہ دیوانی قانون اور ملکی آئین!

ہمارے عوام کے درمیان اکثر باپ دور جاہلیت کی طرح اپنے آپ کو اپنی بیٹیوں کا مالک و مختارجانتے ہیں اور شوہر، شریک حیات اور اپنے مستقبل کے بچوں کے باپ کو انتخاب کرنے میں اپنی بیٹیوں کی رائے کو بے حیائی اور شائستگی کے خلاف سمجھتے ہیں اور لڑکی کے فکری شعور کہ جس کا لازمی ہونا اسلام کے مسلّم امور میں سے ہے، کی طرف ذرّہ برابر توجہ نہیں کرتے ۔ بہت سارے نکاح ایسے ہیں کہ جو لڑکیوں کے بلوغ اور شعور سے پہلے ہی پڑھے جاتے ہیں اور شرعی لحاظ سے وہ سب باطل اور بے اثر ہیں۔

سوال ٦٠:۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ کیا مذہب کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ یکساں اور یکنواخت ہو اور اس کی شکل و صورت ہمیشہ ایک جیسی ہو؟

جواب: "مذہب اور ترقی" جیسا موضوع ایک ایسا موضوع ہے جو مسلمانوں سے زیادہ اور ان سے پہلے دوسرے باقی مذہبوں کے ماننے والوں کے درمیان چلتا رہا ہے۔ دنیا کے بہت سارے روشن فکر افراد اور دانشوروں نے اپنے مذہب کو صرف اس وجہ سے چھوڑا کہ وہ سمجھے مذہب اور نئی زندگی یعنی ترقی کے درمیان ناسازگاری اور ناہما ہنگی ہے۔ وہ یہ سوچ رہے تھے کہ دینداری کا نتیجہ ٹھہراؤ، ایک جگہ جم جانا اور حرکت اور تبدیلی کے ساتھ جنگ کرنے کے برابر ہے۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہا جائے کہ وہ یک نواختی اور یکسانیت اور مذہب کی ایک ہی شکل و صورت کوباقی رکھنا، مذہب کی خصوصیت سمجھتے تھے۔

سوال ٦١:۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ کس دین نے لوگوں کی زندگی میں سب سے زیادہ مداخلت کی ہے؟ اور کیا یہ مداخلت ان کے فائدے میں تھی یا نقصان میں؟

جواب: ادیان اور مذاہب میں سے اسلام جیسے کسی بھی دین اور مذہب نے لوگوں کی زندگی کے طور طریقہ میں مداخلت نہیں کی ہے۔ اسلام نے اپنے آئین اور احکام میں صرف چند ایک عبادتوں، ذکروں ، وردوں

اور کچه اخلاقی نصیحتوں پر ہی اکتفا نہیں کی ہے۔ اسلام نے جس طرح خدا کے ساته بندوں کے تعلقات کو بیان کیا ہے، اسی طرح باہمی انسانی تعلقات اور انسانوں کے ایک دوسرے کے تئیں حقوق اور ذمہ داریوں کو بہی مختلف طرح شکل و صورت میں بیان کیا ہے ۔ ایسی صورت میں لازمی طور پر اسلام جیسے دین کے لئے زمانہ کے ساته ہماہنگ ہونے کے بارے میں سوال اٹهتا ہے۔

سوال ٦٢:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ اسلام کے زندہ اور جاوید دین ہونے کااثبات سب کے لئے واضح ہے یا نہیں، صرف ہم ہی لوگ اس نتیجہ پر پہونچے ہیں؟

جواب: اتفاق سے بہت سارے بیرونی دانشوروں اور مصنفوں نے سماجی اور دیوانی قانون کے لحاظ سے اسلام کا مطالعہ کیا ہے اور اسلامی قوانین کو ایک ترقی یافتہ قوانین کے لحاظ سے سراہا ہے اور اس دین کے زندہ و جاوید ہونے کی خصوصیت اور زمانہ کی ترقی کے ساته اس کے قوانین کی مکمل ہماہنگی کی صلاحیت کو اپنی تعریف و توجہ کا مرکز قرار دیا ہے۔

سوال ٦٣:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا دنیا کے قوانین اس کے مرکبات کی طرح ہمیشہ تبدیلی اور تکامل کی حالت میں ہیں یا کہ ثابت ہیں اور بغیر کسی تبدیلی کے آخر تک ایسے ہی رہیں گے؟

جواب: جو چیز ہمیشہ تبدیلی کی حالت میں ہے اور نئی اور پرانی ہوجاتی ہے، ترقی اور زوال پذیر ہے، پیشرفت اور تکامل رکھتی ہے، وہ سب اس دنیا کے مرکبات ہیں لیکن اس دنیا کے قوانین ثابت ہیں مثلاًزندہ موجودات کچھ مخصوص قوانین کے تحت تکامل حاصل کرتے ہیں اور سائنسدانوں نے تکامل اور ترقی کے سب قوانین بیان کردئے ہیں۔ خود تو زندہ موجودات ہمیشہ تبدیلی اور تکامل کی حالت میں رہتے ہیں لیکن کیا خود اس تبدیلی اور تکامل کے قوانین بھی بدل سکتے ہیں؟

ہرگز نہیں! تبدیلی اور تکامل کے قوانین بالکل بدلنے والے نہیں ہوتے او رہماری بات بھی خود قوانین ہی کے متعلق چل رہی ہے اس دنیا میں اس بات میں کوئی فرق نہیں کہ مطلوبہ قانون چاہے ایک قدرتی اور طبیعی قانون ہو یا چاہے دفتری اور ادارہ جاتی قانون ہو! کیونکہ عین ممکن ہے کہ ایک قراردادی اور بناوٹی قانون فطرت اور طبیعت سے نکلا ہو اور انسانی سماج اور افراد کے تکامل اور ترقی میں کافی موثر اور فیصلہ کن ثابت ہو۔

سوال ٦٤:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا دین مقدس اسلام نے سماجی یا انفرادی ثابت ضرورتوں کی قدر و قیمت کا پاس رکھا ہے یا نہیں اس سلسلہ میں کوئی خاص کام اس نے انجام نہیں دیا ہے؟

جواب: کتنا اچھا اور بہترین سوال ہے یہ! اتفاق سے دین مبین اسلام کا ایک معجزاتی پہلو یہی ہے اور ایک سمجھدار اور دانشمند مسلمان اس بات پر فخر و مباہات کا احساس کرتا ہے کہ اسلام نے سماجی یا انفرادی ثابت ضرورتوں کے لئے ثابت قوانین اور وقتی اور بدلتی ضرورتوں کے پیش نظر بدلتے اور متغیر قوانین کا سلسلہ مد نظر رکھا ہے۔

سوال ٦٥:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا ہر وہ تبدیلی جو زمانہ میں واقع ہوتی ہے، پیشرفت اور ترقی کا ذریعہ ہے یا نہیں بلکہ عین ممکن ہے کہ اس کی وجہ سے فساد اور لاابالی وجود میں آئے گی؟

جواب: اکثر افراد کہ جو ترقی و تکامل اور زمانہ کے بدلتے حالات کی اونچی اونچی باتیں کرتے رہتے ہیں، یہ سوچتے ہیں کہ ہر وہ تبدیلی کہ جو معاشرہ میں وجود میں آتی ہے اور خاص طور پر اگر یہ تبدیلی سب سے پہلے مغرب زمین پر واقع ہوئی ہو تو وہ ترقی اور پیشرفت ہے حالانکہ یہ ان گمراہ کن افکار و خیالات کا ایک حصہ ہےکہ جو آج کل کے لوگوں میں رائج ہیں۔

ان لوگوں کے خیال میں چونکہ زندگی کے وسائل اور ذرائع دن بہ دن بدلتے جا رہے ہیں اور کامل چیزیں، ناقص اور معیوب چیزوں کی جگہ لیتی ہیں اور چونکہ سائنس اور ٹیکنا لوجی ترقی کر رہی ہے لہٰذا انسانی زندگی میں پیدا ہونے والی تمام تبدیلیاں ایک طرح کی ترقی اور پیشرفت ہی ہے اور ہمیں ان کا استقبال کرنا چاہئے بلکہ یہ وقت کی مجبوری ہے اور خواہ وناخواہ خود ہی اپنی جگہ ڈھونڈ لیتی ہے۔

حالانکہ نہ ہی یہ ساری تبدیلیاں سائنس و ٹکنا لوجی کا راست نتیجہ ہے اور نہ ہی وقت کی مجبوری اور ضرورت کا سوال در پیش ہے۔

سوال ٦٦:۔ جیسا کہ آپ خود جانتے ہیں کہ زمانہ بدلتی ترقی اور تکامل کی حالت میں ہے اور یہ تبدیلیاں فساد کے وجود میں آنے کا سبب بنی ہیں۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ اس تکامل اور تبدیلی کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہئے؟

جواب: جس طرح زمانہ کی ترقی و تکامل بھی جاری ہے، فساد اور انحراف بھی موجود ہے لہٰذا ترقی کے ساتھ چلنے کی بھی ضرورت ہے اور فساد اور انحراف کے خلاف جنگ کرنے کی بھی ضرورت ہے۔

مصلح اور مرتجع (رجعت پسند شخص جو ہر قسم کی تبدیلی کا مخالف ہو) دونوں شخص زمانہ کے خلاف قیام کرتے ہیں، لیکن صرف فرق یہ ہے کہ مصلح

زمانہ کے انحراف کے خلاف اور مرتجع زمانے کی ترقی کے خلاف قیام کرتے ہیں۔ اگر ہم زمانہ اور زمانے کی تبدیلیوں کو تمام اچھائیوں اور برائیوں کا عام میزان و مقیاس قرار دیں تو پھر خود زمان اور اس کی تبدیلیوں کو کس پیمانہ سے تولیں گے؟ اگر ہم ہر چیز کو زمانے کے ساتھ تطبیق دینے اور ہماہنگ کرنے کو ضروری سمجھیں گے تو پھر خود زمانہ کو کس چیز پرتطبیق دیں اور ہماہنگ کریں گے؟ اگر انسان کو اپنے ہاتھ باندھ کر ہر چیز میں زمانہ اور زمانہ کے تبدیلیوں کی تابع داری اور اطاعت کرنی ہے تو پھر انسانی ارادہ کا تخلیقی، فعال اور فیصلہ کن کردار کہاں جائے گا؟

انسان کہ جو زمانے کے مرکب پر سوار ہے اور حرکت کی حالت میں ہے اسے مرکب کی ہدایت اور قیادت سے ذرہ برابر غافل نہیں ہونا چاہئے۔ وہ لوگ کہ جو صرف تبدیلیوں کی اونچی اونچی باتیں کرتے رہتے ہیں اور زمانے کی ہدایت اور قیادت سے بے خبر ہیں، انھوں نے انسانوں کے فعال کردار کو بھلا دیا ہے۔

سوال ٦٧:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا دین اسلام ہر دور اور ہر زمانے کے ساتھ ہماہنگ ہے اور کیا اس میں ترقی و تکامل کی ضرورت نہیں ہے؟

جواب: بعض افراد نے "اسلام اور وقت کے تقاضے" کو نہایت ہی آسان اور سادہ فارمولے کے ذریعہ حل کر دیا

ہے۔ ان لوگوں کا صرف یہی کہنا ہے کہ دین اسلام ایک ابدی اور جاودانی دین ہے اور ہر دور اور ہر زمانے کے ساتھ ہماہنگ ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

لیکن جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ اس ہماہنگی اور مطابقت کی کیفیت کیا ہے اور اس کا فارمولا کس طرح کاہے؟ تو کہتے ہیں کہ جب ہم یہ دیکھیں کہ زمانے کے حالات اور شرائط بدل گئے ہیں تو پرانے قوانین کومنسوخ کرتے اور ان کی جگہ نئے قوانین بناتے ہیں۔

سوال ٦٨:۔ مہربانی کرکے زمانے کے تقاضوں کی ذرا وضاحت فرمائیں کہ آیا یہ تبدیلیاں انسانوں اور حیوانوں کے لئے یکساں اور برابر ہیں یا ان میں آپس میں فرق ہے؟

جواب: زمانے کے تقاضے حیوانوں کے لئے ہمیشہ ایک جیسے ہیں، وقت کی ضرورتیں ان کی زندگی کونہیں بدل سکتی ہیں۔ ان کے لئے جدت پسندی اور نیاپن معنی نہیں رکھتا ہے۔ نئی اور پرانی دنیا ان کی زندگی میں ہے ہی نہیں! سائنس نہ ہی ہر روز ایک نئی دریافت لے کر ان کے پاس آتا ہے اور نہ ہی ان کے حالات و شرائط کو تبدیل کرتا ہے۔ ہلکی اوربھاری ٹکنالوجی ہر روز نئی اور مکمل شکل کی صورت میں ان کے بازار میں نہیں آتی، لیکن کیوں؟

کیونکہ حیوانات اپنی فطرت اورطبیعت کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں نہ کہ عقل و دانش کے ذریعہ!

لیکن انسان!

طبیعت اور فطرت نے انسان کو ایک بالغ اور آزاد موجود کے اعتبار سے جانا اور پہچانا ہے اور اس کے سر پر سے اپنی سر پرستی کو اٹھا لیا ہے حیوان جس چیز کو اپنی فطرت اور طبیعت کے قانون کے تحت کہ جس کی وہ ہرگز نافرمانی نہیں کر سکتا، انجام دیتا ہے ، انسان اسی امر کو عقل و دانش اور بناوٹی وقراردادی قوانین کہ جن کی نافرمانی بھی کی جا سکتی ہو، کے تحت انجام دینے کا پابند ہے۔

سوال ۷۰:۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ کیا انسان اپنا پسندیدہ راستہ انتخاب کرنے میں آزاد ہے اور کیا ایسی صورت میں وہ خطا و غلطی سے محفوظ رہ پائے گا؟

جواب: انسان اس مرحلہ پر پہونچ چکا ہے کہ قرآن کریم کی تعبیر کے مطابق جوبوجھ آسمان و زمین اور کوہ و دمن نہ اٹھا سکے وہ انسان نے اٹھا لیا یعنی آزاد زندگی کو قبول کیا اور قانون، فرض اوروظیفہ کی ذمہ داری اپنے کاندھوں پر لے لی ہے اور یہی وجہ ہے کہ انسان ظلم و ستم، جہالت و تاریکی اور خود پسندی اور غلطیوں سے بھی محفوظ نہیں ہے۔

سوال ۷۱:۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ انسان ترقی و پیشرفت کی راہ پر گامزن ہو اور اسے کسی خرابی کا کوئی اندیشہ یا خطرہ بھی نہ ہو؟

جواب: انسان کے اندر یہ دو صلاحیتیں یعنی ترقی و تکامل کی صلاحیت اور انحراف و غلطی کی صلاحیت لازم و ملزوم کی حیثیت رکھتی ہیں اور دونوں صلاحیتیں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتی ہیں۔

انسان، حیوان کی طرح نہیں ہے کہ جس کی سماجی زندگی میں نہ آگے جانے کا مسئلہ ہے اور نہ ہی پیچھے رہ جانے کا مسئلہ، نہ دائیں جانے کی بات ہے اور نہ ہی بائیں جانے کی بات! بلکہ اس کے برعکس انسانی زندگی میں کبھی ترقی اور تکامل ہے اور کبھی تنزل و پسپائی ہے۔

اگر اس زندگی میں حرکت اور سرعت ہے توتوقف اور پسماندگی بھی ہے۔ اگر پیشرفت اور ترقی ہے تو خرابی اور انحراف بھی ہے۔ اگر عدالت وانصاف اور نیکی ہے تو ظلم و ستم اور زیادتی بھی ہے۔ اگر علم اور عقل کے جلوے ہیں تو جہالت اور ہوس پرستی کا مظاہرہ بھی ہے۔

سوال ۷۲:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ اگر کوئی شخص یہ کوشش کرے کہ اپنی زندگی کی گاڑی اپنے

علم و دانش کی طاقت پر آگے لے چلے تو کیا وہ کسی بیماری یا مشکل میں تو نہیں پھنسے گا یا یہ کہ آخر تک وہ بغیر کسی زحمت کے آگے بڑھ جائے گا؟

جواب: انسان کی ایک خصو صیت "افراط اور تفریط" ہے (یعنی کسی کام میں حد سے زیادہ کمی کرنا یا حد سے زیادہ زیادتی کرنا) ا گر انسان میانہ روی اختیار کرلے تو پہلی اور دوسری، دونوں طرح کی تبدیلیوں کے درمیان وہ فرق کرنے کی کوشش کرے گا اور زمانے کو اپنے عمل، جد و جہد، جدت اور علم کی طاقت کے ذریعہ آگے لے جانے کی کوشش کرے گا۔

لیکن افسوس کہ ہمیشہ ایسا نہیں ہے بلکہ دو خطرناک بیماریاں اس میدان میں ہمیشہ آدمی کو چیلنج کرتی ہیں کہ ایک بیماری تحجر اورجمود ہے اور دوسری بیماری جہالت ہے پہلی بیماری کا نتیجہ توقف، ٹھہراؤ اور ترقی و توسیع سے پچھڑ جانا ہے اور دوسری بیماری کا نتیجہ سقوط اور انحراف ہے۔

سوال ۷۳:۔ مہربانی کرکے دین کے بارے میں جامد او رجاہل کا تصور اور ان کے درمیان فرق کو واضح کریں؟

جواب: جامد اور جاہل اتفاق رائے سے یہ فرض کرتے ہیں کہ جو بھی قانون اور حالت قدیم زمانے میں رہی ہے وہ دین کے مسائل اور مقدسات میں شامل ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ جامد شخص یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ ان مقدسات کی حفاظت کرنا از حد ضروری ہے اور جاہل

شخص یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ بنیادی طور پر دین کہنہ پرستی، سکون وثبات اور قدامت پرستی کا نام ہے۔

سوال ٧٤:۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ علم اور دین کے درمیان تضاد کی فکر کن چیزوں سے پیدا ہوئی؟

جواب: علم اور دین کے درمیان تضاد کی فکر کے دو بنیادی سبب ہیں:

ایک یہ کہ کلیسا نے کچھ قدیم علمی و فلسفی مسائل کو کہ جن پر وہ دینی لحاظ سے بھی عقیدہ رکھتا تھا، اپنے دینی مسائل کے عنوان سے قبول کرلیا تھا حالانکہ علم اور سائنس کی ترقی نے اس کے برخلاف نظریات کو ثابت کرکے دکھایا۔

دوسرے یہ کہ علم اور سائنس نے زندگی کے طور طریقوں کو بدل ڈالا اور زندگی کی شکل و صورت تبدیل کردی۔

سوال ٧٥:۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ بعض لوگ کیوں یہ سوچتے ہیں کہ زندگی کے تمام امور دینی حدود میں داخل ہیں اور کیا اس طرح کی بات صحیح ہے کہ نہیں؟

جواب: دیندارنما جامد لوگوں نے جس طرح بعض فلسفی مسائل کو بے تکے مذہبی رنگت دیدی، اسی طرح مادی زندگی کی ظاہری شکل و صورت کو بھی دینی حدود میں داخل کرنے کی کوشش کی۔ جاہل اور بے خبر

لوگوں نے بھی یہی سوچا کہ شاید ایسا ہی ہے اور دین نے لوگوں کو مادی زندگی کے لئے ایک خاص شکل و صورت مد نظر رکھی ہے اور چونکہ سائنس کے فتوے کے مطابق مادی زندگی کی شکل و صورت تبدیل ہونی چاہئے، لہٰذا سائنس نے دین سے دستبردار ہونے کا فتویٰ صادر کردیا۔

***

سوال ۷۶:۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ بے خبری اورعلم و دین کے درمیان تضاد کی فکر کس طرح وجود میں آتی ہے؟

جواب: پہلے نمبر پر جمود اور تحجر اور دوسرے نمبر پر بے خبری علم و دین کے درمیان تضاد کی توہماتی فکر وجود میں لاتی ہے۔

سوال ۷۷:۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ مسلمانوں کوتوجہ دلانے اور انہیں اسلام کے صحیح راستہ پر لگانے کے لئے قرآن نے کون سی مثال بیان کی ہے؟

جواب: اسلام آگے بڑھنے اور آگے لے جانے والا دین ہے۔ قرآن کریم مسلمانوں کو اس بات کی طرف متوجہ کرنے کے لئے کہ انہیں ہمیشہ اسلام کے سایہ میں نشو و نما اور ترقی و تکامل کرنا چاہئے، ایک مثال بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ:

محمدصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیروکاروں کی مثال اس دانے کے جیسی ہے کہ جو زمین میں بویا جاتا ہے، شروع میں یہ دانہ ایک نازک سی پتی کی طرح زمین سے اگ آتا ہے اور پھر ایک طاقتور تنے کی صورت اختیار کر تا اور اپنی شاخوں کو پھیلاتا ہے اور ان مراحل کو وہ اتنی طاقت اور تیزی سے طے کرتا ہے کہ کسان حیرت وتعجب میں پڑجاتاہے۔

یہ اس معاشرہ اور سماج کی مثال ہے جو قرآن کو مطلوب ہے۔

یہ اس چیز کی ایک جھلک ہے جو قرآن کی آرزو ہے۔ قرآن ایک ایسے سماج اور معاشرہ کی بنیاد ڈالتا ہے کہ جو ہمیشہ نشو ونما، ترقی و پیشرفت اور توسیع و تکامل کی حالت میں ہو۔

سوال ۷۸:۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ علم و سائنس کی ترقی کس حد تک انسان کے فائدے میں ہے اور کیا یہ ترقی علم و سائنس کا ناجائز استعمال تو نہیں ہے؟

جواب: علم و سائنس ہمیشہ انسان کی سرکش طبیعت و فطرت کے ذریعہ ناجائز استعمال ہونے کی وجہ سے نالہ و فریاد کرتا رہا ہے ۔ ہماری اس صدی کی سب سے بڑی بدبختی اور مشکل یہی ہے۔

سائنس نے فیزیکس میں ترقی کی اور روشنی کے قوانین کو دریافت کرلیا اور اس درمیان ایک

مفادپرست جماعت نے اسی کو تباہ کن فلمیں بنانے کا وسیلہ قرار دیا۔

علم کیمیا (کیمسٹری) نے ترقی کی اور اشیاء کے مرکبات کی خاصیتوں کو دریافت کیا لیکن قبل اس کے کہ انسانی مصلحتوں اور فوائد کے لئے اس کا استعمال کیا جائے، بو الہوس افراد نے ان مرکبات کا استعمال کرکے اٹم بم بنالیا اور اب بیچارے معصوم عوام پر اس کی بمباری کرتے ہیں۔

سوال ۷۹:۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ کیا لوگوں کے گھریلو حقوق بھی بیرونی نظام کے مطابق بدل جانے چاہئیں، یعنی کیا ہمیں بیسویں صدی عیسوی کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ جانا چاہئے؟

جواب: ایسے لوگوں کی دلیل کہ جو یہ کہتے ہیں کہ گھریلو حقوق بھی مغربی نظام کے مطابق ہونے چاہئیں، یہ ہے کہ زمانے کے حالات بدل گئے ہیں اور بیسویں صدی عیسوی کے یہی تقاضے ہیں۔

سوال ۸۰:۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ کیا اسلام جیسے مقدس دین نے ظاہری شکل و صورت کو بھی اہمیت دی ہے یا صرف زندگی کے ہدف، روح اور حقیقت کو ہی اپنی توجہ کا مرکز بنایا ہے؟

جواب : اسلام نے زندگی کی ظاہری شکل و صورت کہ جو پوری طرح سے انسانی علم ودانش پر منحصر ہوتی ہے، کو اہمیت نہیں دی ہے۔ اسلام کے قوانین اور

دستور العمل زندگی کی روح، حقیقت اور ہدف سے متعلق ہیں اور ان اہداف کو حاصل کرنے کے لئے انسان کو ایک بہترین راستہ کا انتخاب کرنا ہوگا۔

سائنس نہ ہی زندگی کے ہدف اور اس کی روح کو بدل سکتا ہے اور نہ ہی ایسا راستہ دے سکتا ہے کہ جو زندگی کے اہداف حاصل کرنے کے لئے بہتر، نزدیک اور خطرہ کے بغیر ہو اور نہ ہی اس راستہ کو طے کرنے کی ضمانت دے سکتا ہے۔

سوال ۸۱:۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ اسلام کس طرح سائنس وٹیکنالوجی کی ترقی اور تہذیب و تمدن کی توسیع کے ساتھ ہماہنگ ہوسکتاہے؟

جواب: اسلام نے اپنے دائرہ حدود میں اہداف کو مشخص کیا ہے اور شکل و صورت اور وسیلہ و ذرائع کو علم و فن کے اختیار میں رکھا ہے اور تہذیب و تمدن کے ساتھ ہر طرح کے ٹکراؤ سے پرہیز کیا ہے، بلکہ اس کے برعکس تہذیب و تمدن کے توسیع کے اسباب و عوامل یعنی علم، سائنس، کام، تقویٰ، ارادہ، ہمت و جرأت اور استقامت و ثابت قدمی کی طرف حوصلہ افزائی کرکے خود تہذیب و تمدن کے توسیع اور ترقی کے اصلی عامل کا کردار ادا کیاہے۔

سوال ۸۲:۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ کیا اسلام نے انسان کے سفر کی حفاظت کی خاطر کوئی نشان یا

علامت رکھی ہے تاکہ چلنے والے کو صحیح یا غلط راستہ کا پتہ چل سکے؟

جواب: اسلام نے انسان کے سفری راستہ میں کچھ علامتیں اور نشانیاں نصب کر رکھیں ہیں اور وہ علامتیں ایک طرف سے تو راستہ اور منزل کی طرف نشاندہی کرتے ہیں اور دوسری طرف سے تباہیوں، بربادیوں، سقوط اور انحرافوں سے بھی آگاہ کرتے ہیں۔

اسلام کے تمام قوانین یا تو پہلی قسم کی علامتیں ہیں (یعنی جو صحیح راستہ کی طرف ہدایت کرتے ہیں) اور یا دوسری قسم کی نشانیاں ہیں (یعنی جو تباہی او انحراف سے آگاہ کرتی ہیں۔)

سوال ۸۳:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا معلومات کی وسعت ابزار و وسائل کے مکمل ہونے کا سبب بنتے ہیں یا نہیں، ان دونوں میں آپس میں فرق ہے؟

جواب: ہر دو رمیں زندگی کے ابزار و سہولیات انسان کی علمی آگاہی اور معلومات کی سطح کے مطابق ہوتے ہیں۔ اطلاعات اور معلومات میں جتنی زیادہ وسعت ہوتی جائے گی، وسائل ا و ر سہولیات اتنے ہی زیادہ مکمل ہو تے جائیں گے او رناقص چیزوں کی جگہ وقت کی ضرورت کے تحت کامل چیزیں پرکریں گی۔

اسلام میں کوئی ایک خاص وسیلہ یا مادی و ظاہری شکل آپ کو نہیں ملے گی کہ جو مقدس و قابل احترام ہو

تاکہ ایک مسلمان اپنے آپ کو اس شکل او ر وسیلہ کو ہمیشہ کے لئے باقی رکھنے کا ذمہ دار سمجھے۔

سوال ۸۴:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ سماج اور نفسیات کے سلسلہ میں انسان متغیر کا سہارا لےیا ثابت کا؟

جواب: دین اسلام کی ایک بہترین خصوصیت کہ جس کی بہت زیادہ اہمیت بھی ہے، یہ ہے کہ اسلام نے بدلتی (متغیر) ضروریات کے پیش نظر بدلتے (متغیر) قوانین اور ثابت ضرورتوں کے پیش نظر ثابت قوانین کا نظام انسان کو پیش کیا ہے۔

کچھ ضروریات، چاہے انفرادی و ذاتی ہوں یا عمومی و اجتماعی، ثابت حالت کی ہوتی ہیں اور تمام زمانوں میں یکساں اور ایک جیسی ہوتی ہیں۔ وہ نظام کہ جو انسان اپنی فطرت اوراپنے نفسیات کو دے سکتا ہے اور وہ نظام کہ جو وہ اپنے سماج کو دے سکتا ہے، کلی اصولوں کے لحاظ سے وہ ہر زمانے میں یکساں حالت رکھتا ہے۔

سوال ۸۵:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا اسلام نے انسان کی بدلتی (متغیر) ضرورتوں کے بارے میں کچھ سوچا ہے؟

جواب: جی ہاں! انسان کی ضروریات ایسی ہوتی ہیں کہ جو ہمیشہ بدلتی رہتی ہیں اور ان کے لئے بدلتے اور نا ثابت قوانین کی ضرورت ہوتی ہے۔

اسلام نے بھی ان بدلتی ضروریات کے پیش نظر، بدلتے قوانین کا لحاظ رکھا ہے۔ اور وہ اس طرح ہے کہ بدلتے حالات اور ضروریات کو ثابت اصولوں سے جوڑ دیتے ہیں اور وہ ثابت اصول ہر بدلتی حالت اور ضرورت کے پیش نظر ایک خاص فرعی اورجزئی قانون بناتے ہیں۔

سوال ۸۶:۔ مہربانی کرکے قاعدہ "اہم و مہم" کے بارے میں تھوڑی وضاحت کریں کہ آیا یہ قاعدہ ہمارے فائدے میں ہے یا نقصان میں؟

جواب: اسلام کو زمانے کے تقاضوں کے ساتھ ہماہنگ کرنے کو جو ایک دوسری چیز ممکن بناتی ہے وہ اس دین کے عاقلانہ قوانین اور دستور العمل ہیں۔ اسلام نے اپنے ماننے والوں میں یہ صاف اعلان کیا ہے کہ اس کے تمام دستورات اور قوانین عظیم مصلحتوں کے ایک سلسلہ کے تحت ہیں ۔ دوسری طرف سے خود اسلام میں مصلحتوں کی اہمیت کے رتبہ کو بیان کردیا گیا ہے ۔ یہ پہلو اسلام کے حقیقی ماہرین کے کام کو اس وقت آسان کردیتا ہے کہ جب دو مختلف طرفوں میں مختلف مصلحتیں آپس میں ٹکراتی ہوں۔ ایسے وقت میں اسلام نے اسلامی قوانین کے ماہرین (فقہاء و مجتہدین) کو اس بات کی اجازت دی ہے کہ وہ ان مصلحتوں کی اہمیت کے درجہ کو خوب تولیں اور خود اسلامی تعلیمات کی راہنمائی میں زیادہ اہمیت

والی مصلحتوں کو انتخاب کریں۔ صرف اسی قاعدہ کو "اہم اور مہم" کے نام سے جانا جاتا ہے۔

سوال ۸۷:۔ مہربانی کرکے ''قواعد حاکمہ'' کے بارے میں بتائیں اور یہ کہ کیا اسلام میں ان قواعد کو ویٹو کا حق حاصل ہے یا نہیں؟

جواب: ایک دوسری چیز کہ جس نے اس دین کو حرکت اور ہماہنگی بخشی ہے اور اسے زندہ وجاوید رکھا ہے، یہ ہے کہ اس دین میں قواعد اور قوانین کا ایک سلسلہ قرار دیا گیا ہے کہ جن کا کام ہی دوسرے قوانین کوکنٹرول اور قابو میں رکھنا ہے، فقہاء ان قواعد کو "قواعد حاکمہ" کا نام دیتے ہیں جیسے قاعدۂ "لاحرج" اور قاعدۂ "لاضرر" کہ جو پورے علم فقہ پرحکومت کرتے ہیں۔

اس سلسلۂ قواعد کا کام دوسرے قوانین کو کنٹرول اور قابو میں رکھنا ہے۔

حقیقت میں اسلام نے دوسرے قوانین کے مقابلے میں ان قواعد کو "ویٹو" کا حق دے دیا ہے۔

سوال ۸۸:۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ کیا اسلام میں اجتہاد کا عنصر اسلام کے فائدے میں ہے یا نہیں؟ اور کیا ایسی بات کہنا صحیح ہے؟؟

جواب: (علامہ محمد) اقبال پاکستانی کہتے ہیں کہ:
"اجتہاد، اسلا م کو حرکت دینے والی طاقت کا نام ہے۔"

یہ ایک اچھی بات ہے لیکن اس سے بڑھ کر اسلام کی خصوصیت "اجتہاد قبول کرنے" کا مسئلہ ہے اگر اسلام کی جگہ ایک دوسری چیز کو رکھیں گے تو دیکھیں گے کہ اجتہاد کتنا مشکل اور دشوار کام ہے۔ بلکہ اجتہاد کے راستے ہی بند ہیں۔ خاص بات یہ ہے کہ اس عجیب آسمانی دین کی عمارت میں کچھ ایسے اسرار و رموز رکھے گئے ہیں کہ جس نے دین کو تہذیب و تمدن کی ترقی وتوسیع کے ساتھ اس طرح ہماہنگ ہونے کی خصوصیت بخشی ہے۔

سوال ۸۹:۔ مہربانی کرکے اسلام کے کلی اصولوں کے بارے میں بتائیں کہ کیا وہ زمانے کے تقاضوں کے ساتھ تبدیل ہوتے ہیں یا ثابت رہتے ہیں؟ اور اسلام اس بارے میں کون سا راہ حل پیش کرتا ہے؟

جواب: چونکہ زمانے کے حالات متغیر اور تبدیل ہوتے رہتے ہیں اور ہمیشہ نت نئے مسائل پیش آتے ہیں اور دوسری طرف اسلام کے کلی اصول، ثابت اور ناقابل تبدیل ہیں، لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر دور اور ہر زمانے میں کچھ ایسے افراد موجود ہوں جو اسلامی مسائل کی مکمل شناخت رکھتے ہوں اور ساتھ ساتھ ہر دور میں پیش آنے والے نئے مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے مسلمانوں کی ضرورتوں کے جواب دہ ہوں۔

سوال ۹۰:۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ کیا اجتہاد صرف دینی مسائل پر بحث کرتا ہے یا تمام دیگرمسائل اس میں شامل ہوتے ہیں؟

جواب: ایک نکتہ کی یاد دہانی کرانا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ کہ اجتہاد اپنے حقیقی معنی میں(یعنی اسلامی مسائل میں خصوصی مہارت) کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ کوئی بھی مکتب و مدرسہ کا بھگوڑا اس بہانے سے کہ چند راتیں اس نے بھی دینی مدارس اور حوزہ علمیہ میں گذاری ہیں، اس کا مدعی بن بیٹھے۔

یقینا اسلامی مسائل میں پوری مہارت حاصل کرنے اور اظہار رائے کی صلاحیت پیدا کرنے کے لئے اگر ایک پوری عمر کم نہ ہو توزیادہ بھی نہیں ہے اور وہ بھی اس شرط کے ساتھ کہ وہ شخص نہایت ہی با صلاحیت، ذہین اور علمی و تحقیقی ذوق وشوق سے مالا مال ہو اور توفیقات الٰہی بھی اس کے شامل حال ہو۔

سوال ۹۱:۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ اسلام نے مرد اورعورت کے گھریلو حقوق کے سلسلہ میں کون سا فلسفہ اختیار کر رکھا ہے؟

جواب: اسلام نے مرد او رعورت کے گھریلو حقوق کے سلسلہ میں ایک خاص فلسفہ اختیار کیا ہے کہ جو آج سے چودہ صدیوں پہلے پیش آنے والے حالات وواقعات

اور اسی طرح آج کل کے زمانے میں پیش آنے والے حالات و واقعات سے بالکل مختلف ہے۔

اسلام مرد اور عورت کے لئے تمام مواقع پر ایک جیسے حقوق، ایک جیسی ذمہ داریاں اور ایک جیسی سزاؤں کا قائل نہیں ہے بلکہ کچھ حقوق اور سزاؤں کو مرد کے لئے مناسب سمجھا ہے اور کچھ کو عورت کے لئے! اور نتیجہ میں کچھ جگہوں پرمرد اور عورت کے لئے ایک جیسی حالت اور کچھ مواقع پر مختلف حالتوں کو مد نظر رکھا گیا ہے۔

سوال ۹۲:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا قرآن نے مرد اور عورت کے لئے ایک جیسے حقوق مد نظر رکھے ہیں یا نہیں؟

جواب: یہ بات مسلم ہے کہ اسلام نے ہر جگہ پر مرد اور عورت کے لئے ایک جیسے حقوق کا لحاظ نہیں رکھا ہے، بالکل اسی طرح کہ جس طرح تمام مواقع پر ان کے لئے ایک جیسی ذمہ داریاں اور ایک جیسی سزائیں نہیں رکھی ہیں۔

سوال۹۳:۔ مرد اور عورت کی سرشت اور فطرت کے بارے میں قرآن کریم کی کیا رائے ہے؟ اور کیا عورتوں کی فطرت، مردوں سے مختلف ہے؟

قرآن کریم متعدد آیات میں پوری صراحت کے ساتھ بیان کرتا ہے کہ : میں نے عورتوں کو مردوں ہی کی

جنس سے اور مردوں ہی کی جیسی سرشت سے پیدا کیا ہے۔

قرآن آدم اوّل کے بارے میں فرماتا ہے کہ : میں نے تم سب لوگوں کو ایک ہی باپ سے پیدا کیا ہے اور اس باپ کا جوڑا بھی خود اسی کی جنس سے پیدا کیا ہے۔(نساء/۱)

تمام انسانوں کے بارے میں اس طرح فرماتا ہے کہ: خداوند عالم نے خود تمہاری ہی جنس میں سے تمہاری زوجہ پیدا کی ہے ۔(سورہ نساء، سورہ نحل ، سورہ روم)

سوال۹۴:۔ کیا آخرت کی جزا، مرد اور عورت کی جنسیت کے اعتبار سے مختلف ہوگی یا نہیں؟

قرآن کریم نے بہت ساری آیات میں پوری صراحت کے ساتھ یہ بات بیان کی ہے کہ آخرت کی جزا اور تقرب الٰہی کا جنسیت سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ یہ ایمان اور عمل سے مربوط ہے، اب یہ عمل اور ایمان چاہے مرد کی طرف سے ہو یا عورت کی طرف سے۔

قرآن نے ہر ایک عظیم اور مقدس ہستی کے ساتھ ایک عظیم اورمقدس عورت کا بھی ذکر کیا ہے اور حضرت آدم اور حضرت ابراہیم کی زوجات اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کی ماؤں کونہایت ہی احترام کے ساتھ یاد کیا ہے۔ اگر حضرت نوح اور حضرت لوط کی عورتوں کواپنے شوہروں کے لئے نالائق عورتو ں کے

عنوان سے ىاد کىا ہے تو فرعون کى زوجہ کو بھى اىک عظىم عورت کے عنوان سے کہ جواىک ناپاک شخص کے زىر تسلّط تھى، فراموش نہىں کىا ہے۔

گوىا قرآن نے اپنى کہانىوں مىں تعادل اور توازن برقرار رکھا ہے اور کہانىوں کے ہىرو صرف مردوں سے مخصوص نہىں ہىں۔

سوال ۹۵:۔ مرد اور عورت کى اىک دوسرے پر برترى اور فضىلت کے سلسلہ مىں اسلام کى کىا رائے ہے اور کىا ىہ برترى تقرىب الٰہى کے لئے ہے ىا نہىں؟

جواب: تارىخ اسلام مىں عظىم، مقدس اور والا مقام عورتىں بہت زىادہ ہىں۔ شاىد ہى کوئى مرد پىدا ہوجائے جو حضرت خدىجہ کاہم پلہ قرار پائے اور خود پىغمبر اکرم صلى اللہ علىہ وآلہ وسلم اور حضرت على علىہ السلام کے علاوہ کوئى بھى مرد حضرت زہراء سلام اللہ علىہا کے درجہ تک نہىں پہونچ سکتا۔ حضرت زہرا سلام اللہ علىہا اپنے صاحبان منصب اماموں کہ جو آپ کى اولاد ہىں، اور خاتم الانبىاء صلى اللہ علىہ وآلہ وسلم کے علاوہ تمام نبىوں اور مرسلىن پر فضىلت اور برترى رکھتى ہىں۔

اسلام "سىر من الخلق الىٰ الحق" ىعنى خدا کى طرف سفر اور حرکت کرنے مىں عورت اور مردکے درمىان کوئى فرق نہىں رکھتا ہے۔ اور اگر کوئى فرق ہے

بہی تو وہ اسی سیر من الخلق الیٰ الحق میں ہے -
اس درمیان حق تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کی طرف بازگشت اور پیغمبری جیسی عظیم ذمہ داری اٹھانے کا مسئلہ ہے کہ جس کے لئے مرد کو ہی زیادہ مناسب سمجھا گیا ہے۔

سوال ۹٦:۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ عورت کو چاہنے اور اس کے ساتھ محبت کرنے کے بارے میں اسلام کی کیا رائے ہے؟
جواب: اسلام نے اس سلسلہ میں خرافات اور توہمات کے ساتھ سخت جنگ کی ہے اور شادی بیاہ کو مقدس اور کنوارے پن کونا پاکی سے تعبیر کیا ہے۔ اسلام نے عورت کو چاہنے اوراس کے ساتھ محبت کرنے کو انبیاء کے اخلاق کا ایک حصہ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ: "من اخلاق الانبیاء حب النساء"

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ : مجھے تین چیزیں بہت پسند ہیں: ۱۔ خوشبو ۲۔ عورت. ۳۔ نماز.

سوال ۹۷:۔ مہربانی کر کے یہ فرمائیں کہ یہ بات کہ عورت، مرد کے لئے پیدا کی گئی ہے، کس حد تک صحیح ہے؟ اسلام اس بارے میں کیا کہتا ہے؟
جواب: عورت کے بارے میں توہین آمیز نظریہ یہی ہے کہ جو کہتے تھے کہ عورت ، مرد کے وجود کا مقدمہ ہے اور یہ مرد کے لیے پیدا کی گئی ہے۔

اسلام مےں ہرگز اےسی کوئی بات نہےں ہے۔ اسلام علت غائی (بنےادی سبب) کے اصول کو پوری صراحت کے ساتہ بےان کرتا ہے اور واضح طور پر کہتاہے کہ: زمےن، آسمان، بادل، ہوا، گھاس، حےوان اور سب چےزےں، انسان کے لئے پےدا کی گئےں ہےں لےکن ہر گز اس طرح کی بات نہےں کرتا کہ: عورت مرد کے لئے پےدا کی گئی ہے۔

اسلام کہتا ہے کہ: مرد او رعورت دونوں اےک دوسرے کے لئے پےدا کئے گئے ہےں (ہن لباس لکم وانتم لباس لہن) عورتےں تمہاری زےنت اور لباس ہےں اور تم ان کی زےنت اور لباس ہو۔

سوال ۹۸:۔ مہربانی کرکے ےہ بتائےں کہ کےا اےسا ہے کہ چونکہ مرد اور عورت کی طبےعت اور فطرت مےں تفاوت ہے، لہٰذا ان کے حقوق بھی مختلف ہونے چاہئےں؟

جواب: اسلام مےں جو بات مد نظر رکھی گئی ہے وہ ےہ ہے کہ مرد اور عورت مےں سے چونکہ اےک مرد ہے اور اےک عورت اور بہت سارے پہلوؤں مےں وہ اےک دوسرے سے شباہت نہےں رکھتے ہےں اور دنےا ان کے لئے اےک جےسی نہےں ہے اور خلقت اور قدرت کووہ ےکساں مطلوب نہےں ہےں، لہٰذا ےہی بات سبب بنتی ہے کہ بہت سارے حقوق، ذمہ دارےوں اور سزاؤں کے اعتبار سے ان کے حالات اور شرائط بھی اےک جےسے نہ ہوں۔

سوال ۹۹:۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ اسلام نے ذاتی اور تخلیقی امور میں کس چیز کی طرف توجہ دی ہے؟

جواب: علمائے اسلام نے "عدل و انصاف" کے اصول کی شرح و وضاحت کرکے فلسفۂ حقوق کی بنیاد ڈال دی، اگرچہ تاریخی ناگوار حوادث کے وقوع پذیر ہونے کی وجہ سے وہ اس راستہ کو جاری نہ رکھ سکے کہ جو انہوں نے کھول دیاتھا۔ قراردادی اور بناوٹی قوانین سے قطع نظر داتی اور تخلیقی امور کے اعتبار سے عدل و انصاف کے اصول اور انسانی حقوق کی طرف توجہ سب سے پہلے مسلمانوں ہی کے ذریعہ مرکوز ہوئی اور عقلی اور فطری حقوق کی بنیاد سب سے پہلے مسلمانوں ہی نے ڈالی۔

سوال ۱۰۰:۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ کیا انسانیت کو زیادہ اخلاق کی ضرورت ہے یاحقوق کی؟

جواب: انسانیت کو اخلاق کی بھی ضرورت ہے اور حقوق کی بھی۔

انسانیت اخلاق سے بھی وابستہ ہے اور حقوق سے بھی! اخلاق یا حقوق میں سے کوئی ایک بھی اکیلے، انسانیت کی بنیاد نہیں ہو سکتے اور دین اسلام کی یہ ایک بہت بڑی خصوصیت ہے کہ اس نے اخلاق اور حقوق دونوں کو ایک ساتھ اپنے لطف و عنایت سے نوازا ہے۔

سوال ۱۰۱:۔ مہربانی کرکے عدالت و انصاف کی حقیقت اورحقوق کی اصالت کے بارے میں وضاحت فرمائیں؟

جواب: کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جس مسئلہ کا ہم کو اس وقت سامنا ہے وہ ایک حقوقی مسئلہ ہے، ایک فلسفی اور عقلی مسئلہ ہے، ایک مدلل اور استدلائی مسئلہ ہے اور عدالت و انصاف کی حقیقت اور حقوق کی اصالت سے مربوط ہے۔

دنیا میں کسی قانون کے بننے سے پہلے بھی عدالت اور حقوق پائے جاتے تھے اور قانون بننے سے عدالت اور انسانی حقوق کی اصالت اور ماہیت کو نہیں بدلا جا سکتا ہے۔

سوال ۱۰۲:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا انسانی حقوق کے اعلامیہ کا مضمون قراردادی امور میں سے ہے یا ذاتی اور ناقابل سلب؟

جواب: انسانی حقوق کے اعلامیہ کا مضمون کوئی قراردادی امور میں سے نہیں ہے کہ جو کسی بھی ملک کا پارلیمنٹ اسے پاس کرنے یا نہ کرنے کا حق رکھتا ہو۔ انسانی حقوق کا اعلامیہ انسانوں کے ذاتی، ناقابل سلب اور ناقابل انکار حقوق پر بحث کرتا ہے۔

اس اعلامیہ نے ایسے حقوق کو پیش کیا ہے جو اس کے بقول انسانوں کی انسانی حیثیت کا تقاضا ہے اور قدرت اور خلقت کے توانا ہاتھوں نے ان حقوق کو انسان کے لئے قرار دیا ہے ۔ یعنی جس قدرت اور مبدأ نے

انسانوں کو عقل، ارادہ اور انسانی شرافت عطا کی ہے، اسی نے حقوق انسانی کے اعلامیہ کے مطابق ان حقوق کو بھی انسانوں کو عطا کیا ہے۔

سوال ۱۰۳:۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ انسانی حقوق کا اعلامیہ کیا ہے اور یہ کب شائع ہوا؟

جواب: جوچیز دنیا میں "انسانی حقوق کے اعلامیہ " کے نام سے مشہور ہوئی، وہ وہی اعلامیہ ہے جو فرانس کے عظیم انقلاب کے بعد "اعلان حقوق" کے نام سے شائع ہوا۔ یہ اعلامیہ کچھ کلی اور عمومی اصولوں پر مشتمل ہے کہ جو فرانس کے آئین کے شروع ہی میں رکھا گیا ہے اورفرانس کے آئین کا اٹوٹ حصہ شمارکیا جاتا ہے۔

یہ اعلامیہ ایک مقدمہ اور سترہ بند پرمشتمل ہے۔

سوال ۱۰۴:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا کسی کے ذاتی حقوق دوسرے شخص سے بڑھ کراور برتر ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: انسان کی شخصیت، احترام اور اس کے ذاتی حقوق کلی اور عمومی ہیں کہ جس میںتمام انسان شامل ہوتے ہیں اور اس میں کسی کوبھی دوسرے پربرتری یا فضیلت نہیں ہے، سفید اور کالا، لمبا اور چھوٹا اور مرد اور عورت سب ایک جیسے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح کہ جس طرح ایک گھر میں کوئی ایک خاص شخص

تمام دوسرے افراد خانہ کے مقابلہ میں اپنے وجود کو بہتر، محترم اور اصلی تر نہیں جان سکتا۔ اسی طرح تمام انسان و بشر کہ جو ایک عظیم اور بڑے گھر کے اعضاء ہیں، شرافت اور فطرت میں برابر ہیں اور کوئی بھی انسان اپنے آپ کو دوسرے کے مقابلے میں بڑا یا با احترام نہیں سمجھ سکتا۔

سوال ۱۰۵:۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ آزادی، صلح و صفا اور عدالت و انصاف کی بنیاد کس چیز میں ہے؟

جواب:آزادی، صلح و آشتی اور عدالت کی بنیاد یہ ہے کہ تمام لوگ اپنے ضمیر کی گہرائیوں سے اس حقیقت (یعنی تمام انسانوں کا ذاتی احترام اور مقام ومنزلت) پر ایمان و اعتقاد رکھیں اوراس کا اعتراف کریں۔ یہ اعلامیہ یہ کہنا چاہتاہے کہ بنی نوع انسان جو ایک دوسرے کے لئے مختلف طرح کی مشکلات کھڑی کرتے ہیں، ان کا راز اس نے دریافت کرلیا ہے۔ کیونکہ جنگ و جدال، ظلم وستم، جارحیت اور زیادتی اور ایک دوسرے کے خلاف وحشیانہ اقدامات سب کے سب انسان کے ذاتی احترام اور مقام ومنزلت کی معرفت نہ ہونے کے سبب واقع ہوتے ہیں۔

***

سوال ١٠٦:۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ انسان کی سب سے بڑی تمنا کیا ہے؟ اور کیااس کے لئے کوئی اقدام کیا گیا ہے کہ نہیں؟

جواب: انسان کی سب سے بڑی آرزو کہ جس کو عمل میں لانے کوشش کرنی چاہئے، ایسی دنیا کا ظہور ہے کہ جس میں عقیدے کی آزادی، امن و امان اور مادی سہولیات مکمل طور پر موجود ہوں۔ ایسی دنیا کہ جس میں گھٹن، خوف، ڈر اور مفلسی و ناداری جڑ سے اکھاڑ پھینک دئے گئے ہوں۔ اس اعلامیہ کا تیس بندوں پر مشتمل خاکہ اسی تمنا کو پورا کرنے کے لئے تشکیل دیا گیا ہے۔

سوال ١٠٧:۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ یہ سب ناقابل سلب حقوق کس طرح انسان کے اندر پیداہو سکتے ہیں؟

جواب: انسانوں کی ذاتی حیثیت اور منزلت پرایمان اور ان کے ناقابل سلب حقوق کا احترام اور ان حقوق کا ان کی طرف منتقل کرنا، یہ سب آہستہ آہستہ تعلیم و تربیت کے ذریعہ سب لوگوں میں پیدا ہو سکتے ہیں۔

سوال ١٠٨:۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ انسانی حقوق کے اعلامیہ نے کس اصول پر بنیادی زوردیا ہے؟

جواب: اس اعلامیہ کا اصلی سہارا "انسان کی ذاتی شخصیت" ہے، ان کا احترام اور اس کی ذاتی حیثیت ہے۔ اس اعلامیہ کی نظر میں انسان اپنی

مخصوص شرافت، کرامت اور احترام کے ذریعہ کچھ ایسے حقوق اور آزادیوں کا مالک بنا ہے کہ جن حقوق اور آزادیوں سے باقی دوسرے سارے جاندار اپنی ذاتی کرامت، شرافت اور احترام کے نہ ہونے کی وجہ سے بے بہرہ ہیں اس اعلامیہ کا سب سے بڑا مدعا یہی ہے۔

سوال ۱۰۹:۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ کچھ مغربی فلسفوں کے نظریہ کے مطابق، کیا انسان کا بنیادی محرک اور عامل اقتصاد اور معیشت ہے یا کوئی دوسری چیز؟

جواب: کچھ مضبوط مغربی فلسفوں کے نظریہ کے مطابق انسان ایک ایسی مشین ہے کہ جس کا اقتصادی مفادات کے علاوہ کوئی دوسری چیز محرک نہیں ہے۔ دین، اخلاق، فلسفہ، سائنس، علم ادب اور فن سب کےسب اس عمارت کا اوپری حصہ ہیں کہ جس کی نیو اور بنیاد، مال و ثروت کی پیداوار اور توزیع وتقسیم کا طریق کار ہے ۔ یہ سب انسان کی اقتصادی زندگی کے کچھ جلوے ہیں۔ بہرحال یہ بھی انسان کے لئے کچھ زیادہ ہی ہے بلکہ انسان کی تمام سر گرمیوں اور حرکتوں کا اصلی اور بنیادی عامل جنسی محرکات ہیں اخلاق، فلسفہ، سائنس، دین اور فن سب کے سب انسان کے جنسی محرکات کی بدلی ہوئی اور نازک شکل کے جلوے ہیں۔

سوال ۱۱۰:۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ آج ہمیں کس بنیادی مسئلہ کا سامنا ہے؟ انسان کیوں اپنے آپ کو بھول گیا ہے؟

جواب: آج کل کے زمانے میں انسان کا سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ قرآن کی تعبیر کے مطابق، انسان اپنے آپ کو بھول چکا ہے۔ اپنے آپ کو بھی اس نے بھلا دیا ہے اور اپنے خدا کو بھی! سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ اس نے خوداپنی توہین کی ہے۔ اپنے گریبان میں جھانکنے، باطن کی طرف توجہ دینے، غافل ضمیر کو آگاہ کرنے اور خود اپنے آپ پرتوجہ دینے کو اس نے ایک دم سے اس مادی اور محسوس دنیا تک ہی محدود کردیا ہے۔ مادیات کو چکھنے کے علاوہ اسے اور کوئی مقصد نظر ہی نہیں آتا اور نہ ہی وہ جانتا ہے۔ خلقت وقدرت کو وہ بیہودہ سمجھتا ہے، اپنے آپ کا انکار کرتا ہے اور اس نے اپنی روح کو کھو دیاہے۔

آج کل کی زیادہ تر مشکلات اسی طرز تفکر سے پیدا ہوتی ہیں اور افسوس یہ کہ بہت جلد یہ پوری دنیا کواپنی لپیٹ میں لے کر بشریت کو ایک دم سے نیست ونابود کردے گی۔ انسان کے بارے میں یہ طرز تفکر اس بات کا سبب بنا کہ جس قدر تہذیب وتمدن نے ترقی و توسیع کی اسی قدر متمدن اور مہذب انسان ذلت و رسوائی کی طرف مائل ہوا۔

کتاب سے متعلق سوالات

سوال نمبر ۱: گھریلو سماج کس طرح کا سماج ہے؟

O الف: فطری

O ب: قراردادی

O ج: فطری ۔ قراردادی

O د: کوئی بھی نہیں

سوال نمبر۲: مغرب کی سماجی تحریکوں کااصل مدعا کن چیزوں پر قائم تھا؟

O الف: آزادی

O ب: برابری

O ج: انسانی حقوق

O د: الف اور ب صحیح ہیں۔

سوال نمبر ۳: مرد اور عورت کس چیز میں ایک دوسرے کے مساوی ہیں؟

O الف: حقوق

O ب: انسان‌یت

O ج: مخلوق ہونا

O د: سب صحیح ہیں۔

سوال نمبر ٤: کون سی چیز عورت کے حقوق کے پامال ہونے کا سبب بنی ہے؟

O الف: عورت کی طبیعی حالت کی طرف توجہ نہ کرنا۔

O ب: عورت کے حقوق کی طرف توجہ نہ کرنا۔

O ج: عورت جیسی نازک جنس کی طرف توجہ نہ کرنا۔

O د: عورت کی طبیعی اور فطری حالت کی طرف توجہ نہ کرنا۔

سوال نمبر ٥: اس وقت ملت ایران کے جذبات پر کون سی طاقت حکومت کرتی ہے؟

O الف: عشق کی طاقت

O ب: احساس کی طاقت

O ج: مذہب اسلامی کے احساس کی طاقت

O د: عدالت کی طاقت

سوال نمبر ٦: مردلوگ کس صفت کے مظہر ہیں؟

O الف: طلب اور چاہنا

O ب: عشق

O ج: تقاضا

O د: سب صحیح ہیں۔

سوال نمبر ٧: عورتیں کس صفت کی مظہر ہیں؟

O الف: مطلوب ہونا

O ب: معشوق ہونا

O ج: مہربانی اور لطیف ہونا

O د: سب صحیح ہیں

سوال نمبر ٨: خداوند عالم نے مردوں کی جسمانی طاقت کے مقابلہ میں عورتوں کی جسمانی کمزوری کا کس طرح جبران کیا ہے؟

O الف: مردوں کی فطرت میں نیازمندی پیدا کرکے۔

O ب: مردوں کی طلب اور تقاضے کے ذریعہ۔

O ج: عورتوں کی فطرت میں ناز اور جلوے پیدا کرکے۔

O د: سب صحیح ہیں۔

سوال نمبر ۹: شک کس چیز کی بنیاد اور پیش خیمہ ہے؟

O الف: تحقیق کی۔

O ب: غور و فکر کی۔

O ج: جستجو کی۔

O د: سب صحیح ہیں۔

سوال نمبر ۱۰: دائمی اور عارضی شادی میں کیا فرق ہے؟

O الف: قید و شرط

O ب: مدت اور وقت

O ج: اولاد

O د: مہر

سوال نمبر ۱۱: شادی کس بنیاد پر استوار ہونی چاہئے؟

O الف: دوستی پر

O ب: ہمیشگی پر

O ج: عشق پر

O د: صداقت پر

سوال نمبر ۱۲: عارضی شادی (متعہ) اولاد کے لئے کیوں نامناسب آشیانہ ہے؟

O الف: نان و نفقہ اور روزی روٹی ختم ہو جاتی ہے۔

O ب: دوام نہیں ہے۔

O ج: لطافت و مہربانی کا سوال ہی نہیں ہے۔

O د: سب صحیح ہیں۔

سوال نمبر ۱۳: مشرق زمین والوں کے خلاف مغربیوں کا ایک اہم موضوع کیا ہے؟

O الف: طوائف خانے

O ب: بے انصافی

O ج: عارضی شادی (متعہ)

O د: دائمی شادی

سوال نمبر ١٤: قرآن کریم نے ہوس پرستی کو کس چیز کے ساتھ شمار کیا ہے؟

O الف: بت پرستی کے ساتھ

O ب: جھوٹ کے ساتھ

O ج: بیہودگی کے ساتھ

O د: ایمان کی کمزوری کے ساتھ

سوال نمبر ١٥: کن عوامل کے ذریعہ سے طوائف خانوں کوختم کیاجا سکتا ہے؟

O الف: پاکدامنی سے

O ب: پرہیزگاری سے

O ج: سچائی سے

O د: الف اور ب صحیح ہیں

سوال نمبر ١٦: طوائف خانے تشکیل پانے کاایک سبب کیا ہے؟

O الف: سماجی انصاف کا فقدان

O ب: لڑکیوں کی تعداد زیادہ ہونا

O ج: لڑکوں کی ہوس پرستی

O د: سب صحیح ہیں

سوال نمبر ۱۷: عورت کے سلسلہ میں اسلامی تحریک کا رنگ کیسا تھا؟

O الف:سفید

O ب: کالا

O ج: لال

O د: سبز

سوال نمبر ۱۸: کون سا شخص بیواؤں کے امور میں مداخلت کر سکتاہے؟

O الف: باپ

O ب: ماں

O ج: بھائی

O د: کوئی نہیں

سوال نمبر ۱۹: مرد کی کون سی بات عورت کے دل سے کبھی نہیں نکلتی؟

O الف: ىہ کہنا کہ مىں تم کو بہت چاہتا ہوں۔

O ب: ىہ کہنا کہ مجھے ہمىشہ تمہاری فکر ہے۔

O ج: ىہ کہنا کہ تم ہمىشہ مىرے دل مىں ہو۔

O د: سب صحىح ہىں۔

سوال نمبر ۲۰: کىا کائنات کے قوانىن ہمىشہ تبدىلى اور تکامل کى حالت مىں ہىں؟

O الف: جى ہاں

O ب: جى نہىں بلکہ ثابت ہىں۔

O ج: کبھى تبدىل ہوتے ہىں۔

O د: بعض قوانىن بدل جاتے ہىں۔

سوال نمبر ۲۱: اسلام نے انفرادى ىا اجتماعى ثابت ضرورتوں کے پىش نظر کون سے قوانىن بنائے ہىں؟

O الف: ثابت قوانىن

O ب: متغىر (بدلتے) قوانىن

O ج: ثابت اور متغىر قوانىن

O د: کوئى نہىں

سوال نمبر ۲۲: انسان کی کیا خاصیتیں ہیں؟

O الف: افراط (زیادتی)

O ب: تفریط (کوتاہی)

O ج: علم و دانش

O د: الف اور ب صحیح ہیں

سوال نمبر ۲۳: جہالت کی بیماری کا کیا نتیجہ ہے؟

O الف: سقوط اوربربادی

O ب: انحراف

O ج: سقوط اور انحراف

O د: توقف اور ٹھہراؤ

سوال نمبر ۲٤: جمود اور تحجر کی بیماری کا کیا نتیجہ ہے؟

O الف: توقف اور ٹھہراؤ

O ب: سکون اور عدم حرکت

O ج: ترقی نہ کرنا

O د: سب صحیح ہیں

سوال نمبر ۲۵: علم و سائنس کس میدان میں ترقی کرتا ہے؟

O الف: علم ادب

O ب: علم کیمیا

O ج: علم فیزیکس

O د: علم طب